REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
REGD. No. P. 67.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ٭

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد — ۲۱
ایڈیٹر :-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :-
خورشید احمد انور

شمارہ — ۱۹
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۶ ربیع الاوّل ۱۳۹۲ ہجری — ۱۱ ہجرت ۱۳۵۱ ہش — ۱۱ مئی ۱۹۷۲ء

اخبار احمدیہ

لنڈن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ شہادت (اپریل) کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور انور کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر نیز حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۹ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال یکم مئی کو قادیان سے بہار اور اڑیسہ کی جماعتوں کے تربیتی دورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲ مئی کو بخیریت پٹنہ پہنچے جہاں سے آرہ، مظفر پور، اورین، بھاگلپور، برہ پورہ اور رعنا پور مکی کا دورہ کرتے ہوئے واپس پٹنہ تشریف لے جائیں گے۔ اس کے بعد بہار کی بعض دیگر جماعتوں کا ۲۵ مئی تک دورہ مکمل کر کے عازم کلکتہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو آمین۔

قادیان ۹ مئی۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

موگرال (مالابار) میں نہایت کامیاب صوبائی کانفرنس

علمائے سلسلہ کی دینی و علمی تقاریر۔ اخوت و مساوات کے ایمان افروز نظارے

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس)

اَللّٰہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل واحسان ہے کہ امسال آل کیرلہ احمدیہ کانفرنس اپنی ممتاز خوبیوں اور برکتوں سے موگرال میں مورخہ ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۷۲ء بمطابق ۱۵، ۱۶ شہادت ۱۳۵۱ ہش بروز ہفتہ واتوار نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

موگرال ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت گاؤں ہے۔ جو ایک نہر کے کنارے ناریل کے سبز پیڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۴۷ء میں یہاں سے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد یہاں مخلصین کی ایک جماعت قائم ہوئی۔ جنہیں ابتدائی ایام میں سخت مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک مرتبہ ایسا بھی واقعہ پیش آیا کہ محترم صدیق امیر علی صاحب چند احمدی بھائیوں کو لے کر اپنی آبائی مسجد جو انہی کی اپنی ملکیت میں ہے میں عصر کی نماز پڑھنے کے لئے گئے۔ اسی اثناء میں حملہ آوروں کے ایک گروہ نے اچانک حملہ کر دیا بے چارے احمدی جو بالکل نہتے تھے خون سے لت پت اور زخمی حالت میں پولیس کی مدد سے گھر تک پہنچے۔ یہ تمام ظلم وستم برداشت کرتے ہوئے بھی زبانِ حال سے وہ یہی کہہ رہے تھے کہ ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو!
یہ درد رہیگا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

مشکلات ومصائب اور ظلم وستم کا یہ دور ایک عرصہ تک جاری رہا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ زور خود بخود ٹوٹنے لگا۔ تاہم جب بھی موگرال میں ہماری طرف سے کوئی جلسہ منعقد ہوتا، مخالفین جمع ہوجاتے اور آوارہ بچوں کو آگے کرکے اپنی مخالفت کی پیاس بجھاتے۔ گویا کہ یہ مخالفین کا کلچرل پروگرام تھا جو دینی جلسوں کے مقابل پر منعقد کیا جاتا تھا۔

ایسے ہی مخالفت کے گڑھ میں اس دفعہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ کثیر تعداد میں تعلیم یافتہ اور دینی ودنیوی لحاظ سے اونچی پوزیشن والے احمدیوں کے ہجوم کو دیکھ کر سب مخالفین مرعوب ہوگئے۔ اور ہم نے خود اپنی آنکھوں سے سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ کا نظارہ دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

نمائندگان اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ "بنگلہ دیش" کے امیر محترم مولانا محمد صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن جلسہ شروع ہونے سے دو روز قبل بعض جماعتی کاموں کی وجہ سے انہوں نے معذرت فرمائی، اس پر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی۔ کو مدعو کیا گیا۔ باوجود مختلف ذمہ داریوں اور فرائض کے آپ نے دعوت قبول فرمائی۔ اور مورخہ ۱۶ اپریل کی صبح تشریف لائے۔ کانفرنس میں تقریر کرنے کے لئے بمبئی سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو اور مدراس سے خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے کیرلہ کی مندرجہ ذیل ۲۴ جماعتوں سے ۵۰۰ کے قریب نمائندگان تشریف لائے۔ کالیکٹ۔ پتھاپیرم۔ کروناگپلی۔ منجیشور۔ مرکرہ۔ کوئی ناڈ۔ نبجیے۔ اُلّال۔ چیلاکرہ۔ کوٹار۔ موگرال۔ بڑاگرہ۔ ٹیلیچری۔ پینگاڈی۔ منارگھاٹ۔ ایراپورم۔ کوڈالی۔ کیننانور۔ کوڑیتھور۔ الانکور۔ کروالائی۔ کڑالائی۔ نمبور۔ ایرناکلم۔

قیام وطعام جلسہ کے دونوں روز قیام وطعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے تھا۔ محترم صدیق امیر علی صاحب کے گھر کے وسیع وعریض صحن میں کھانا کھلانے کے لئے ایک بہت بڑا پنڈال بنایا گیا۔ اسی طرح ان کے گھر کے پہلو میں واقع ناریل اور دیگر درختوں کے سایہ دار اور خوشنما باغ میں وسیع پیمانے پر ایک بہت بڑا پنڈال بنایا گیا جس میں تین چار سو کے قریب مندوبین آرام سے شب باشی کر سکتے تھے۔ سب احباب نے امیر وغریب کا امتیاز کئے بغیر پنڈال میں بچھائی گئی خالی چٹائیوں پر اپنے بازوؤں یا ساتھ لائی تھیلیوں کو سرہانے رکھ کر اطمینان سے سونے کا نظارہ صحیح اسلامی اخوت یا سوشلزم کا آئینہ دار تھا۔

امام مہدی نگر جلسہ گاہ کے لئے سڑک کے کنارے واقع ایک گراؤنڈ کا انتخاب کیا گیا تھا۔ جس میں ایک خوبصورت سٹیج بنایا گیا۔ اور اس کے پس منظر میں ایک World map چسپاں کیا گیا تھا۔ جس میں اکناف عالم میں احمدیہ مشنوں اور ان کی سرگرمیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ساری جلسہ گاہ سفید جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے لئے ایک خوبصورت گیٹ نصب کیا گیا۔ جس میں جلی حروف میں "امام مہدی نگر" لکھا گیا تھا۔ اور اسے رنگ برنگے قمقموں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ سے ملحق ایک بک سٹال بھی بنایا گیا جہاں سے قیمتاً اور مفت احمدیہ لٹریچر تقسیم کیا جاتا رہا۔

سامعین کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ جلسہ گاہ سے باہر بھی کثیر تعداد میں سامعین ہمہ تن گوش ہو کر ہماری تمام تقاریر سنتے رہے۔

پہلے دن کا اجلاس مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ شام کے ٹھیک پانچ بجے صوبائی کانفرنس کا پہلا اجلاس محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کی زیرِ صدارت خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا۔ محترم صدیق امیر علی صاحب صدر جماعتِ احمدیہ موگرال نے احمدیہ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر سب کے سب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کی دعائیں دہرا رہے تھے۔ یوں پرچم احمدیت موگرال کی فضاء پر نہایت شان وشوکت سے لہرانے لگا ساری فضا اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد وغیرہ اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ یہ روح پرور نظارہ دیکھ کر احمدیوں کی اور خاص کر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے رادھا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۱ ہش

کامیاب اصلاحی جلسہ گورداسپور جیل میں

خلقِ اللہ کی بھلائی اور نوعِ انسان کی ہمدردی کرنا جماعتِ احمدیہ کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ کسی بھی ایسے موقع کا میسر آجانا جس میں اس نوع کی کوئی بھی خدمت بجالائی جاسکے جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کے لئے دلی مسرت اور روحانی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

مورخہ ۲۶ اپریل کو جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل گورداسپور کی خواہش پر جیل میں منعقدہ ایک خصوصی جلسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی سرکردگی میں گئے ہوئے قادیان کے علماء نے اسلام کی اخلاقی و روحانی تعلیمات پر مشتمل پُر مغز و دلنشین تقاریر کیں جسے جیل کے سینکڑوں قیدیوں کے علاوہ متعلقہ محکمہ کے بیشتر کرمچاریوں نے دلچسپی سے سُنا اور دینی باتوں سے بہت متاثر ہوئے۔

ماہِ اپریل کے دوسرے ہفتہ کی بات ہے کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل گورداسپور جناب سردار مکھن سنگھ صاحب کا ایک خط نظارت دعوۃ و تبلیغ میں موصول ہوا کہ ۲۶ اپریل کو ½۳ بجے بعد دوپہر گورداسپور تشریف لاکر جیل کے قیدیوں کو کچھ مذہبی اور اصلاحی باتیں سنائیں۔ نظارت نے مقررہ تاریخ پر حاضر ہو جانے کا لکھا۔ اور ساتھ ہی دریافت کیا کہ اگر قواعد اجازت دیں تو ہماری خواہش ہے کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے قرآنی تعلیم (وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا) پر عمل درآمد کرتے ہوئے قیدیوں کے کھانے کے لئے کوئی چیز بھی پیش کریں۔ اجازت کی صورت میں قیدیوں کی تعداد کا علم بھی ضروری ہے۔ اس پر جواب ملا کہ جیل میں پانچ سو قیدی ہیں اور کہ اُن کے کھانے کے لئے کوئی بھی چیز لاسکتے ہیں۔

روانگی سے دو روز پہلے مقامی احباب کرام میں تحریک کی گئی جس پر احباب کرام نے حسب توفیق خوشی سے حصہ لیا۔ بعد مشورہ ایک من بوندی کے لڈو (½۵ سو کی تعداد میں) تیار کروا کر لکڑی کی دو پیٹیوں میں پیک کرکے رکھ دیئے گئے۔ اسی طرح مفید جماعتی لٹریچر کا ایک بنڈل بھی تیار کر لیا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں آٹھ افراد پر مشتمل ایک وفد بذریعہ کار بوقت دو بجے بعد دوپہر قادیان سے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹہ میں گورداسپور پہنچ گئے۔ جہاں جیل کے ویلفیئر آفیسر جناب سردار کرتار سنگھ صاحب نے وفد کا استقبال کیا۔ اور عزت و احترام کے ساتھ دفتر میں لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بنفسِ نفیس تشریف لے آئے۔ اور آدھ گھنٹہ تک مختلف موضوعات پر مذہبی اور روحانی باتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ دوران گفتگو جب محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ حضرت میر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ جیل میرے ماموں تھے۔ تو سردار مکھن سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل گورداسپور نے خوشی اور انبساط کے جذبات سے معمور ہو کر بتایا کہ جناب سید حبیب اللہ شاہ صاحب ہی سے میں نے ٹریننگ لی ہے۔ اس کے بعد مرحوم کے حسنِ اخلاق اور حسنِ کردار پر دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ اور ضمناً جماعتِ احمدیہ کی تعلیمات و نظریات بیان ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی

احاطہ جیل میں وسطی پارک کے اُونچے اُونچے سایہ دار درختوں کے نیچے ٹیوب ویل کے پاس ہی پختہ سٹیج بنا ہوا ہے۔ اسی جگہ جلسہ کا انتظام تھا۔

½۳ بجے محکمہ کی طرف سے تمام قیدیوں کو اس جگہ جمع کر دیا گیا۔ جناب ویلفیئر آفیسر صاحب نے بتایا کہ اب آپ اپنے پروگرام کے مطابق دو گھنٹہ تک حاضرین کو جو کچھ سُنانا چاہیں محکمہ آپ کا ممنون ہوگا۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سورتِ فاتحہ کی تلاوت کی۔ بعدہٗ راقم الحروف نے اس حصہ قرآنِ مجید کا پنجابی زبان میں حسبِ موقع سلیس ترجمہ سُنایا۔ اور ساتھ کے ساتھ مختصر تشریح بھی کی۔ اور بتایا کہ اس سورت شریفہ کو مسلمان اپنی پنجگانہ نمازوں میں بار بار پڑھتے، خدا کے حضور پکارتے یعنی دُعا کرتے ہیں۔ یہ سورت اعلیٰ درجہ کی جامع دعا پر مشتمل ہے۔ اسی ضمن میں دعا اور اس کی قبولیت پر بھی مختصراً روشنی ڈالی۔

دوسرے نمبر پر جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے بہت سی سماجی اور اخلاقی برائیوں سے بچنے اور ان سے پرہیز کرنے کے ذرائع پر پنجابی میں عمدہ تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خصوصیت سے شراب نوشی کی قبیح عادت اور اس کے نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اعداد و شمار بتا کر واضح کیا کہ یہ بُری عادت کس طرح روز بروز ہمارے جفاکش محنتی پنجابیوں کی صحتوں کو برباد کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اقتصادیات کو بھی تباہ کر رہی ہے۔ اس لئے جس قدر جلد ہو سکے اس کو ترک کیا جائے۔ کیونکہ شراب نوشی بہت سی خرابیوں کی جڑ ہے۔

محترم ملک صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے پنجابی میں تقریر کی۔ جس میں واضح کیا کہ انسان گناہ کیوں کرتا ہے اور اس کے بواعث کیا ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے خدا کی حقیقی معرفت حاصل کرنے اور اس کے حضور دعا کرنے اور ان محرکات کو ترک کرنے کی تلقین کی جو گناہ کا باعث بنتے ہیں۔ انسان کو حرص اور لالچ سے پرہیز کرنے اور اپنے اندر قوتِ برداشت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دنیا میں بیشتر زیادتیاں انسان محض لالچ میں آکر کر جاتا ہے یا کسی کی بات کو برداشت نہ کرنے کے نتیجہ میں آپے سے باہر ہو جاتا اور ایسے افعال کر گزرتا ہے جن کے نتائج اس کے لئے نہایت درجہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ انسان کا بڑا کام اپنے نفس اور مَنْ کو قابو میں کرنا ہے۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ؎

بڑا جہاد ہے گر نفس رام ہو جائے

پھر اپنے شیطان پر قابو پانے کے لئے مختلف واقعات بیان کرکے سچے دِل سے خدا کے حضور دعا کرنے کی ترغیب دی۔ اور بتایا کہ آپ لوگوں کو جیل کے اندر دُعا کرنے اور خدا کی بھگتی اور عبادت کرنے کا اچھا وقت میسّر ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ خدا اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سُنتا اور ان کی تکالیف کو دُور کرتا ہے ؎

خدا سب نوں دیندا جو کوئی منگے   کوئی ہے منگن والا جو اس در توں منگے

تیسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقریر کی اور خصوصیت کے ساتھ توبہ کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ مؤثر انداز میں بزبان آسان اُردو بیان کیا کہ اسلام نے سب سے زیادہ پُر امید اور آسان راستہ لوگوں کو دکھایا ہے۔ اگر انسان سچے دل سے عہد کرکے توبہ کرتا ہے تو وہ معاشرہ میں ویسا ہی باعزت سمجھا جائے گا جیسا دوسرا کوئی معزز شخص ہوتا ہے۔ اسی تعلق میں مولوی صاحب موصوف نے حدیث شریف میں بیان شدہ وہ واقعہ بھی سُنایا جس میں ایک شخص کے ۹۹ قتل کرنے کے بعد توبہ کی طرف مائل ہونے کا ذکر ہے کہ بالآخر خدا نے اپنے بے پایاں فضل سے اس کو بخش دیا۔ آخر میں موصوف نے کہا کہ بعض دفعہ انسان کو بعض واقعات اور مقدمات میں کسی سبب سے پھنس جانے کی بنا پر سزا کاٹنی پڑتی ہے اگرچہ وہ مجرم نہیں ہوتا لیکن اس کے لئے وہ خود بھی تو ذمہ دار ہے کہ وہ ایسے فتنہ والی جگہ پر گیا ہی کیوں؟ اسی لئے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِتَّقُوْا مَوَاقِعَ الْفِتَنِ۔ کہ تم فتنہ والی جگہوں میں جانے سے احتراز کرو۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم "اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تُو فنا کے سامنے" خوش الحانی سے سُنائی جسے حاضرین نے توجہ سے سُنا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پنجابی زبان میں حاضرین کو خطاب کیا اور دلنشین انداز میں انسان کا شرف اور اس کی بزرگی واضح کرتے ہوئے حاضرین کو بہت اُونچا اُٹھنے کی ترغیب دی۔ آپ نے واضح کیا کہ آپ لوگ تو ملک بھارت کے خطہ پنجاب کے باسی ہیں جو سب سے زیادہ جفاکش اور محنتی لوگوں کا ہے۔ آپ اپنی محنت، جفاکشی اور سوجھ بوجھ سے دُنیا میں اہم پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ارشادِ نبوی مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمیشہ آپ کی نگاہ اپنے اُونچے مقام پر رہنی چاہیئے جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا انسان سے نفرت کرنے والا شخص بہت بُرا ہے۔ آپ نے حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا حوالہ دیتے ہوئے اس غلام کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا جو بدشکل ہونے کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت کرتے ہوئے پسینہ سے شرابور ہو چکا تھا مگر اسی حالت میں حضورؐ نے اس سے پیار کیا جس سے اس کا دِل خوشی سے عرش تک جا پہنچا۔ اس طرح حضورؐ نے اپنے عملی نمونے سے ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو سوسائٹی کا اہم فرد سمجھنے کا سبق سکھایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تمام قیدی حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ دوستوں کے ساتھ محبت کے جذبہ اور قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے قادیان کے احمدیوں کی طرف سے آپ کے لئے ہم مٹھائی کا تحفہ لائے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اسے قبول کریں۔ (چنانچہ لکڑی کے دو بکسوں میں بند ایک من بوندی کے لڈو جناب ویلفیئر آفیسر صاحب کے سپرد کر دیئے گئے اور صاحب موصوف نے اسی موقعہ پر اعلان بھی کر دیا کہ آج شام کے کھانے کے بعد سب کے سب قیدیوں کو ان کا حصہ ان کی قیام گاہوں میں ہی پہنچ جائے گا۔)

خطاب کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل سردار مکھن سنگھ صاحب اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل جناب سردار گورکرپال سنگھ صاحب اور ویلفیئر آفیسر جناب سردار کرتار سنگھ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ان سب آفیسرز نے ہمیں یہاں آنے اور اپنی باتیں سُنانے کا موقعہ دیا۔ اور ہمارے دیئے ہوئے لٹریچر کو قبول کیا جو سب کا سب اعلیٰ درجہ کی رُوحانی، اخلاقی اور اصلاحی تعلیمات پر مشتمل ہے۔

جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد بہت سے قیدی دوست، محترم صاحبزادہ صاحب کو آگے بڑھ کر محبت سے سلام کرتے اور نیک باتوں کے سُنانے پر شکریہ ادا کرتے رہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بعض کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔ اور اُن کے لئے خیریت کی دُعا کی۔

جناب ویلفیئر آفیسر صاحب نے ہماری درخواست پر جیل کا کچھ حصہ بھی دکھایا۔ اور قیدیوں کی خوراک اور گورنمنٹ کی طرف سے اُن کے لئے مہیّا کردہ رہن سہن کی سہولیات پر مشتمل بہت سی باتیں بتائیں جو ہمارے لئے ازدیادِ علم کا باعث ہوئیں۔

اراکینِ وفد میں مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ۔ عزیزم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد اور مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی ڈرائیور بھی شامل تھے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر جماعت احمدیہ کی حرکت میں بہت تیزی پیدا ہو چکی ہے

مغربی افریقہ میں نصرت جہاں فنڈ کے ذریعہ ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کا قیام اور شاندار نتائج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور افتتاحی خطاب

برموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔ فرمودہ ۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۷۱ء

خلیفۂ وقت اور جماعتی قربانیاں

خلیفۂ وقت کا کام ہے وہ جماعت سے محنت کرواتا ہے۔ دوست ایک قربانی دیتے ہیں تو وہ ان سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اتنا MOMENTUM (مومینٹم) یعنی غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر ہماری جو حرکت ہے اس میں اتنی شدت پیدا ہو چکی ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔

میں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھی کہا تھا کہ میں نے سوچا اور مجھے تمہارے متعلق فکر پیدا ہوئی کیونکہ آج سے قریباً چھ سال پہلے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی گئی تھی اور جماعت نے اس پیار کے نتیجہ میں جو انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے تھا وہ پیار جو انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی معہودؑ (جو در اصل ایک ہی وجود ہے) کے ساتھ ہے اور وہ پیار جو انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک کمزور اور غریب جماعت نے دوسری مالی ذمہ داریوں کے علاوہ قریباً ۳۴ لاکھ روپیہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیا۔ لیکن اس کے بعد فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی حرکت جماعتی حرکت سے بہت پیچھے رہ گئی تاہم فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے مالی لحاظ سے ایک نمایاں کام یہ کیا ہے کہ لائبریری کی عمارت بنوائی ہے۔ لیکن ان چار سالوں میں اس عمارت پر جو رقم خرچ کی گئی ہے، اس کے مقابلہ میں صدر انجمن احمدیہ نے (میں تحریک جدید اور دوسرے اداروں کو نہیں لیتا) اس سے چار پانچ گنا زیادہ پیسہ خرچ کر کے عمارتی لحاظ سے جماعتی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ غرض فاؤنڈیشن نے اس (لائبریری کی عمارت) کے علاوہ کوئی اور نمایاں کام نہیں کیا۔ میں نے اس کے متعلق کرنل عطاء اللہ صاحب سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے خود یہ خیال آیا اور مجھے فکر پیدا ہوا ہے ہم سوچ رہے ہیں آپ ہماری رہنمائی کریں۔

میں نے کہا میری پہلی رہنمائی یہ ہے کہ آپ سر جوڑیں اور دعائیں کریں اور سوچیں پھر میرے پاس آئیں جو خدا تعالیٰ میرے ذہن میں ڈالے گا وہ میں بتا دوں گا۔

اس وقت فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے متعلق میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ چکا ہوں۔ آپ کے سامنے یہ بات اس لئے رکھ رہا ہوں کہ جس دن فضلِ عمر فاؤنڈیشن شاہراہ غلبۂ اسلام پر حرکت میں آئی تھی اس کی نسبت بہت زیادہ حرکت جماعت کے دوسرے اداروں میں پیدا ہو چکی ہے۔ مثلاً پچھلے سال "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے لئے جس مال کی ضرورت تھی اس کی خاطر میں نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" جاری کیا۔ چنانچہ اس مالی تحریک کے علاوہ وصیت کے چندے عام چندے، تحریک جدید کے چندے، وقفِ جدید کے چندے، خدام الاحمدیہ کے چندے انصار اللہ کے چندے اور لوکل جماعتوں کے چندے تھے اور پھر ان کے علاوہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۳۴ لاکھ روپے دے کر دوست بظاہر تھکے ہوئے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تھی اور خود راہنمائی فرمائی تھی کہ تم جماعت سے قربانی لو۔ میری یہ قوم بشاشت سے قربانی دیتی چلی جائے گی۔ چنانچہ وہ لوگ جو دنیا کی نگاہ میں تھکے ہوئے سمجھے جاتے تھے انہوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے کہیں زیادہ مال "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں دے دیا۔

خدا تعالیٰ سے تجارت اور غیر معمولی برکت

جس وقت مال آتا ہے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ دنیا میں ہر قسم کے ذہن ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی تاجرانہ ذہن پایا جاتا ہے۔ بنیا ہونا صرف ہندو کی اجارہ داری نہیں ہے۔ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بڑے تاجرانہ ذہن رکھتے ہیں۔ ایسے تاجرانہ ذہنوں کو فکر پڑ گئی کہ پیسہ آ گیا ہے اس کو تجارت میں لگانا چاہیئے ورنہ یہ بڑھے گا نہیں۔ میرے پاس ایک سے زیادہ دوست آئے، انہوں نے کہا کہ روپیہ جمع ہے۔ اسے تجارت میں لگائیں۔ آج کل بعض کمپنیاں اچھی ہیں۔ اگر وہ مل جائیں اور ان میں پیسہ تجارت میں لگایا جائے تو دس فیصد تک نفع مل جاتا ہے۔ میں نے ان کی بات سنی (میں ہر ایک کی بات آرام سے سنتا ہوں) اور مسکرا کر کہا کہ جس ہستی سے میں تجارت کر رہا ہوں مجھے امید ہے کہ وہ مجھے دس فیصد سے زیادہ نفع دیگا۔ میں تو اس سے ۳۰۰ فیصد نفع کی امید لگائے بیٹھا ہوں۔ اسلئے اگر آپ ۳۰۰ فیصد سے زیادہ نفع کسی اور جگہ سے لے دیتے ہیں تو پھر ہم تھوڑا سا پیسہ وہاں بھی لگا دیں گے۔ مگر یہاں ۳۰۰ فیصد کون دیتا ہے خیر وہ تو ہوا۔ جماعت سے میں نے کہا تھا کہ خرچ کر دینا ہے۔ افریقہ میں بھی یہی کہا تھا۔ لیکن مجھے پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "تجارت" کا محاورہ ویسے ہی استعمال نہیں کیا۔ جو اللہ تعالیٰ سے تجارت کرتا ہے وہ گھاٹے میں کس طرح رہ سکتا ہے؟ صرف ایک مثال دے دیتا ہوں اس کی تفصیل میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح فضل کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ وہ ہماری کمر پر ہاتھ رکھیں۔ اور ہمیں آگے ہی آگے تیزی سے چلاتے چلے جائیں۔

مغربی افریقہ کے ایک ہیلتھ سنٹر (جس کی میں مثال دے رہا ہوں اور وہ دوسروں سے نسبتاً اچھا ہے) کے جاری کرنے پر ہم نے ڈیڑھ ہزار پونڈ خرچ کیا۔ (یہ سب خرچ بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کے چندہ سے کیا جاتا ہے) دس فیصد کے لحاظ سے ڈیڑھ ہزار پونڈ پر ہمیں ڈیڑھ سو پونڈ سال کا نفع ہونا چاہیئے تھا یعنی اگر ہم یہی ڈیڑھ ہزار پونڈ کسی اچھی کمپنی میں لگا دیتے تو سال کے بعد وہ کمپنی ہمیں ڈیڑھ سو پونڈ نفع دے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ ہزار کے اوپر ہمیں پانچ مہینے کے بعد جو نفع دیا وہ چھ ہزار پونڈ ہے۔

افریقہ میں ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کا قیام

پھر یہ تو ایک مالی چیز ہے۔ اصل چیز عوام کی خدمت ہے۔ اس سے وہاں ایک جوش اور پیار پیدا ہو رہا ہے۔ (جوش کام کے لئے اور پیار ان خاوندوں کے کام کے ساتھ) اصل بنیادی چیز اسلام ہے جس کے ساتھ ہم پیار پیدا کرنا چاہتے ہیں اور جس کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار پیدا ہوگا۔ عیسائی باشندے ہیلتھ سنٹرز کے لئے ہمیں زمینیں دے رہے ہیں اور پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ جلد ہسپتال کھولے جائیں اور ابھی وقت بھی کیا ہوا ہے۔ میں پچھلے سال مئی میں افریقہ سے واپس آیا تھا۔ اور اس طرح قریباً چودہ مہینے ہوئے ہیں۔ اور وعدہ میں نے یہی کیا تھا کہ اگلے پانچ سال کے لئے سکیم بنا رہے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کر دو اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء جیسا میں مجھ پر ظاہر ہوا تھا اور یہ اس وقت ظاہر ہوا تھا جب میرے اس کام کیلئے لاکھ آنہ بھی نہیں تھا۔ لیکن مجھے کوئی گھبراہٹ اسلئے نہیں ہوئی کہ جب خدا تعالیٰ جو تمام دولتوں کا مالک ہے وہ کہتا ہے تو وہ مجھے دیگا بھی۔ چنانچہ میں نے لندن آکر بھی یہی اعلان کیا تھا۔ اور یہاں آکر بھی یہی اعلان کیا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ پیسہ کہاں سے آئیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دولتوں کا اصل مالک ہے۔ اس نے کہا ہے تو وہ دے گا۔ کیونکہ اس کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے یا مجھے یہ فکر نہیں تھی کہ آدمی کہاں سے آئیں گے۔ چند سال ہوئے میں نے تحریکِ جدید کو کہا کہ تم وہاں اور ڈاکٹر کیوں نہیں بھیجتے؟ تو تحریک نے کہا کہ کوئی ڈاکٹر ہی نہیں ملتا، ہم بھیجیں کیسے؟ اور وہاں میں وعدہ کر آیا تھا چھ ملکوں کے لئے کم سے کم ۱۸ ڈاکٹروں کا اور یہ کہتے تھے کہ ہمیں وہاں بھیجنے کے لئے ایک ڈاکٹر بھی نہیں ملتا۔ لیکن مجھے کوئی فکر نہیں تھا بلکہ مجھے یقین تھا کہ جب خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہاں ڈاکٹر بھیجے جائیں تو ڈاکٹر آئیں گے۔ کیونکہ میں نے ڈاکٹر پیدا نہیں کرنے۔ اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

بے لوث خدمت کا جذبہ

جتنے سکولوں کا میں نے وعدہ کیا تھا نیز یہ جو ہیلتھ سنٹرز ہیں ان کا (یعنی سکولوں اور ہسپتالوں کا) پانچ سالہ بجٹ ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ ہے اور اس کا چندہ بصورتِ وعدہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۴۸ لاکھ روپے کا ہے۔ باقی قریباً نوے لاکھ روپے کہاں سے آئیں گے؟ مگر مجھے فکر نہیں تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اب یہی ہیلتھ سنٹرز روپیہ کما رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جو کمایا جاتا ہے وہ وہیں ان لوگوں پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم EXPLOITATION (ایکس پلائٹیشن) کے لئے وہاں نہیں گئے۔ ہم وہاں خدمت کے لئے گئے ہیں۔ ہم اسلام کی محبت پیدا کرنے کے لئے گئے ہیں۔ اور اسلام کی محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی اگر آپ ایک دھیلہ بھی وہاں سے نکالیں۔ پھر تو وہ کہیں گے کہ تو ہمارے پیسے کے لالچ میں یہاں آئے تھے۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ پیسے کی لالچ میں نہیں آئے ہم خدمت کے جذبہ سے آئے ہیں۔

نائیجیریا میں ہیلتھ سنٹرز

نائیجیریا میں ڈاکٹروں کا ایک Crisis (کرائسز) پیدا ہوا اور ہماری پریشانی کا باعث بنا۔ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ یعقوبو گوون بڑے پیار سے ملے تھے مَیں نے ان سے بھی اپنی سکیم کے متعلق باتیں کی تھیں۔ اور وہ بڑے خوش تھے۔ اب وہ ہمیں ڈاکٹروں کے لئے ریذیڈنشل پرمٹ نہیں دے رہے تھے۔ میں بڑا پریشان تھا کہ بات کیا ہے؟ شاید بیچ میں کوئی ایسا متعصّب آدمی آگیا ہے جو رُعب ڈال رہا ہے۔ فکر تھا کہ کیا بات ہے؟ بعد میں یہ پتہ لگا کہ وہاں افریقن ڈاکٹر جو گورنمنٹ کے ذکر تھے انہیں یکدم یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ہم استعفیٰ دے کر اپنی پریکٹس کریں تو زیادہ کما سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے استعفے دینے شروع کر دیئے۔ جس سے حکومت نائیجیریا کو یہ خطرہ پیدا ہوگیا کہ بہت سارے ہسپتال بند کرنے پڑیں گے۔ غرض انہوں نے ہمارے ڈاکٹروں کو روک دیا اور کہا کہ ہم اجازت نہیں دیتے۔ اور وجہ یہ بتائی کہ جس نے ہاؤس جاب نہیں کیا اس کو ہم اجازت نہیں دینگے۔ اب ہاؤس جاب تو سارے ڈاکٹر نہیں کرتے۔ بعض ڈاکٹروں کی پندرہ پندرہ سال کی پریکٹس ہے۔ اور یہ پندرہ سال کی پریکٹس ہاؤس جاب سے بہرحال زیادہ کوالیفکیشن ہے۔ ہاؤس جاب تو صرف ایک سال کا ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی انہوں نے کہا کہ ہم نے اجازت نہیں دینی۔

اتفاق کی بات ہے اور یہ بھی خدا کی شان ہے کہ مجھے خیال آیا کہ مَیں اپنے مشن کو لکھ دوں کہ ان سے کہو کہ اپنے ہسپتالوں میں ہمارے ڈاکٹروں کو ہاؤس جاب کروا دو۔ خیال یہ تھا کہ ممکن ہے کہ ان کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہو۔ ادھر ہمارے مبشر انچارج نے لکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہم کر سکتے ہیں۔ غرض وہ اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتے تھے۔ میرے ساتھی کچھ گھبرائے مَیں نے کہا گھبرانے کی بات نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے ہم نے وہاں سردست چار ہیلتھ سنٹرز کھولنے تھے۔ مگر اب ہم ان کو لکھ رہے ہیں کہ ہم دس ڈاکٹر بھیجتے ہیں جنہیں تم ہاؤس جاب کرواؤ۔ اور ایک سال کے بعد ان کو فارغ کر دینا۔ اگر وہ دس بارہ کی اجازت دے دیں تو وہاں سولہ ہیلتھ سنٹرز کھل جائیں گے۔

اس وقت سوال تھا پیسے کا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے۔ جماعت نے پہلے سے زیادہ قربانی کی اور اس طرح غلبۂ اسلام کی اس مہم کی حرکت میں بڑی شدت پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس سے ہم امید رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا عنقریب ساری دنیا کے دل میں گاڑ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہیلتھ سنٹرز کا قیام اور اس کا اثر

اس وقت تک جو ڈاکٹر وہاں پہنچ چکے ہیں ان کی تعداد ۱۴ ہو چکی ہے۔ جو تیار ہیں اور روانہ ہونے والے ہیں ان کی تعداد ۴ ہے یعنی سولہ کا وعدہ کرکے آیا تھا پانچ سال کے لئے اور سولہ کی بجائے اٹھارہ ڈاکٹر ڈیڑھ سال سے بھی کم عرصہ میں پہنچ جائیں گے۔

ایک اس کا اور اثر ہوا۔ وہاں کے پیراماؤنٹ چیفس پہلے یہ سمجھتے تھے کہ امام جماعتِ احمدیہ آئے ہیں۔ ان کے دل میں پیار تو بڑا ہے لیکن انہوں نے ایسا وعدہ کیا ہے کہ جسے یہ اتنی جلدی پورا نہیں کر سکیں گے۔ ان کے دل میں چونکہ یہ خیال تھا اس لئے وہ آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہمارے ڈاکٹر پہنچنے لگے تو انہوں نے کہا ہمیں اور ڈاکٹر دیں۔ ہم زمین دیتے ہیں ہم اور Help (ہیلپ) کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے اجازت لے کر دیتے ہیں۔ ہمیں اور ڈاکٹر دیں۔ پس اس وقت تک اُنیس ۱۹ ڈاکٹروں کا اور مطالبہ آچکا ہے۔ ان اٹھارہ کے علاوہ جن میں سے اکثر پہنچ چکے ہیں۔ اور کچھ پہنچنے والے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی فضل سے ہمارا کام بڑی جلدی کر دیا اور اس میں برکت ڈال دی۔

ایک امریکن غانا میں ریسرچ سکالر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ اس نے ایک افریقن عورت سے شادی کی ہوئی ہے۔ وہ مجھے ٹیچی مَن (غانا) میں ملا تھا۔ یہ ٹیچی من وہ جگہ ہے جہاں حال ہی میں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر کھلا ہے۔ چند روز ہوئے اس کے متعلق الفضل میں چھپا ہے۔ میرے دورے کے وقت یہ امریکن وہاں ٹیچی من میں بھی آیا ہوا تھا۔ اب وہ سیاحت پر ہے۔ مجھے یہاں بھی ملا۔ یہاں میرے سامنے تو بات نہیں کی۔ لیکن ہمارے دوستوں سے کہنے لگا کہ انہوں نے مغربی افریقہ کے ممالک میں جو پروگرام بنایا ہے۔ ہم نے سوچا کہ اگر ہم اتنا بڑا پروگرام طے کرتے تو باوجود ساری دُنیا کی دولت ہمارے پاس ہونے کے ہم اس کو تیس ۳۰ سال میں مکمل کر سکتے تھے۔ مگر ابھی تو ایک سال نہیں گزرا کہ آپ کے کام شروع ہو گئے ہیں۔ تم کس طرح اور کیا کرتے ہو؟ ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی۔

غیر کیا جانے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل کب۔ کس پر اور کیوں نازل ہوگا۔ یہ امر انسان کے دماغ میں بھی نہیں آتا۔ یہ تو اس کو پتہ لگتا ہے جس پر فضل نازل ہو رہا ہوتا ہے۔

ٹیچی من کا ہیلتھ سنٹر

"ٹیچی من" میں ایک بہت بڑا عیسائی پیراماؤنٹ چیف ہے۔ یہ اپنے علاقے کا صدر بھی ہے۔ اور کنگ کہلاتا ہے۔ اور غانا کے پیراماؤنٹ چیفس کی جو مجلس ہے جسے انہوں نے ابھی تک روایتاً رکھا ہوا ہے۔ اس مجلس کا یہ نائب صدر ہے۔ یعنی چیفس کے لحاظ سے سارے غانا میں یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ غرض یہ اتنا بڑا چیف اور پھر عیسائی ہے۔ بایں ہمہ اس نے ہمیں اڑھائی سو ایکڑ زمین مفت دی ہے۔ اور جب مَیں وہاں گیا تھا تو اس نے جو ایڈریس پڑھا وہ اس طرح لگتا تھا کہ گویا کسی احمدی کا لکھا ہوا ہے۔

ٹیچی من میں کیونکہ عیسائی پہلے سے پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں عیسائیوں نے دو۲ بڑے ہسپتال بنا رکھے ہیں۔ ایک کیتھولک ہسپتال ہے اور دُوسرا کسی اور عیسائی فرقے کا ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں نہیں کہ وہ کس فرقہ کا ہے۔ بہرحال ان دونوں ہسپتالوں میں یورپین ڈاکٹر ہیں۔ چنانچہ جس وقت مَیں نے اپنی جماعتوں کے دوستوں سے کہا کہ ٹیچی من میں ہیلتھ سنٹر کھولو تو وہ مجھے اصل وجہ تو بتائیں نہ اور کہیں یہاں مناسب نہیں ہے۔ پھر مجھے یہاں خط لکھنے شروع کئے کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے تو فلاں جگہ اچھی ہے اگر آپ اجازت دیں تو وہاں کھول دیں۔

میرے دماغ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس جگہ ہیلتھ سنٹر ضرور کھلنا چاہیئے۔ کیونکہ ٹیچی من ایک مرکزی نقطہ بنتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اس کے جنوب، مشرق اور مغرب میں عیسائی اور بُت پرست، (پیگن) زیادہ ہیں اور مسلمان نسبتاً کم اور شمال میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ ایک مرکزی نقطہ ہے۔ عیسائیوں نے وہاں اپنا سارا زور لگایا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ بُت پرستوں کو عیسائی بنا رہے تھے۔ اور مسلمانوں کے بچوں میں اپنا جال پھیلا رہے تھے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا یہ خیال تھا کہ دو مشن ہسپتال ہیں۔ جن کی اچھی عمارتیں ہیں جن میں یورپین ڈاکٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ زور لگائیں گے اور حکومت ہمارے ہسپتال کو روک دے گی جس سے ہماری سُبکی ہوگی۔ مگر میرا دل کہتا تھا کہ مَیں نے یہیں ہسپتال بنانا ہے۔ چنانچہ وہ مجھے بار بار خط لکھ رہے تھے کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ فلاں جگہ مناسب ہے۔ وہاں ہسپتال ہونا چاہیئے۔ مَیں نے کہا کہ جب مَیں نے فیصلہ کر دیا ہے تو وہیں بنے گا۔ چنانچہ مَیں نے یہاں سے ڈاکٹر بشیر صاحب کو بھیج دیا۔ وہ سرحد کے رہنے والے ہیں اور بڑے ہی مخلص ہیں۔ انہوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

چنانچہ اس علاقہ کا جو عیسائی ہیلتھ آفیسر تھا اُس نے ہمارے حق میں رپورٹ دے دی۔ اور رپورٹ دے کر وہ خود چھٹی پر چلا گیا۔ اس کی جگہ عارضی طور پر جو دُوسرا آدمی آیا وہ بڑا متعصّب تھا۔ اس نے عیسائی پادریوں اور ڈاکٹروں سے مل کر مرکزی حکومت پر زور دینا شروع کیا کہ ان کو ہسپتال کھولنے کی اجازت نہ دو۔ چنانچہ معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔

پھر انہوں نے مجھے لکھنا شروع کیا کہ یہاں یہ قصہ ہے۔ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ تم کیوں گھبراتے ہو؟ چار پانچ مہینے تک یہی حالت رہی۔ مگر انہوں نے اس عرصہ میں ہمارے ڈاکٹر کا ریذیڈنشل پرمٹ منسوخ نہیں کیا۔ کیونکہ پہلا ہیلتھ آفیسر یہ رپورٹ کر چکا تھا کہ عمارت بھی مناسب ہے اور ڈاکٹر بھی اہل ہے۔ چنانچہ حکومت نے کہہ دیا کہ جب تک ہم اجازت نہیں دیتے اس وقت تک یہ ڈاکٹر پریکٹس کرے۔ ہم کچھ نہیں کہیں گے۔ چنانچہ اس نے پریکٹس شروع کر دی۔ پریکٹس کے دوران ایک دن کیتھولک کے علاوہ عیسائیوں کے دوسرے فرقے کا جو ہسپتال تھا، اس کا یورپین ڈاکٹر اچانک مر گیا۔ اور اُن کے پاس کوئی ڈاکٹر نہ رہا۔ اور یہ جو کیتھولک ڈاکٹر تھا یہ اتفاق بیمار پڑ گیا اور اسی دن ایک بڑی خطرناک مریضہ کا کیس آگیا۔ اس پر اُنہیں مجبوراً رات کو ہمارے ڈاکٹر بشیر کے پاس درخواست کرنی پڑی کہ اس طرح ایک مریضہ آئی ہوئی ہے۔ تم ہمارے ہسپتال میں آکر اس کا اپریشن کر دو۔ انہوں نے اپریشن کیا اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا اور وہ مریضہ اچھی ہو گئی۔

کچھ ایسے مریض تھے جن کو ان عیسائی ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے رکھا تھا۔ پھر جب ہمارا ڈاکٹر پہنچا تو مریض کے رشتہ دار (جو کہ ذرا سا بھی کہیں سے سہارا ملے تو اس کی تلاش کرتے ہیں) ہمارے ڈاکٹر کے پاس آگئے۔ انہوں نے ان کا علاج کیا تو خدا کے فضل سے ان میں سے بہت سے اچھے ہو گئے جنہیں عیسائی ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔

اب یہ چیز تو کسی منصوبے کے اندر نہیں آتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔

پس اٹھارہ ڈاکٹروں کا تو مَیں نے وعدہ کیا تھا اور وہ بھی ان سے کہا تھا کہ انشاء اللہ پانچ سال کے اندر انتظام ہو جائے گا۔ مگر اب یہ اٹھارہ تو سمجھیں کہ پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ چودہ ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں۔ اور چار تیار ہیں۔ چند دنوں تک پہنچ جائیں گے۔ علاوہ ازیں اُنیس ۱۹ ڈاکٹروں کے اَور مطالبے آگئے ہیں۔ اور اگر نائیجیریا نے ہمیں کہا کہ ہاؤس سرجن کے طور پر ڈاکٹر دے دو اور اس طرح ہماری مدد کرو۔ تو شاید اللہ تعالیٰ اور بھی سامان پیدا کر دے۔

بہرحال افریقہ میں کئی ڈاکٹر گئے۔ اُن میں کئی ناتجربہ کار بھی ہیں۔ دو ایک ڈاکٹر پریشان بھی کرتے ہیں۔ لیکن مجھے پتہ ہے بعض کا اچھا بچپن ہے۔ مثلاً ایک دو نے یہ کہا کہ ہمیں شہر کے اندر یعنی دارالخلافہ میں رکھ دیا ہے۔ ہمارا سامان اچھا ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں پر رُعب پڑے۔ وہاں ہمارا پہلے سے ایک ہیلتھ سنٹر

بھی ہے۔ اس سنٹر کے ڈاکٹر نے کہا کہ میں تو ایک جھونپڑی کے اندر بیٹھ گیا تھا۔ اس پر ان ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ تو ماہر تھے بڑی عمر کے تھے آپ کا ویسے ہی رعب تھا۔ ہم نوجوان ہیں ہمیں ظاہری سہارے یعنی سامان اور نمائش کی ضرورت ہے اور یہ وہ ڈاکٹر ہیں جو باتھرسٹ (گیمبیا) میں گئے ہیں ان کے لئے باہر کی جماعتوں نے جرمنی سے ایک نہایت اچھا اور قیمتی ایکسرے پلانٹ بھیجا ہے۔ کیونکہ وہاں ایک ٹی بی سپیشلسٹ بھی بھجوائے گئے ہیں۔ اسی طرح دانتوں کے دیکھنے کی کرسی (اور وہ بھی بڑی قیمتی ہے) اور دوسرے اوزار وغیرہ ڈینٹسٹ کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ لیکن ان ڈاکٹروں میں مجھے جو کجی نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ڈینٹل چیئر نہ ہو دانت نہیں دیکھے جا سکتے۔ چنانچہ وہ پہلے انتظار کر رہے تھے کہ ڈینٹل چیئر پہنچ جائے۔ اور اب انتظار کر رہے ہیں کہ اس کو کوئی جوڑنے والا آ جائے ممکن ہے ایک مہینہ اور لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑا صبر دیا ہے۔ میں سکرا کر صبر کر رہا ہوں کہ آخر ایک دن تو ڈینٹل چیئر بن جائے گی اور تب ہی اس پر دانتوں کا مریض بٹھایا جائے گا۔ تجربہ کی ضرورت ہے وہ بھی انشاء اللہ مل جائے گا۔ پھر جوش بھی پیدا ہو گا۔ رقابتیں بھی آ جائیں گی۔ یعنی صحیح رشک بھی پیدا ہو جائے گا۔

پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری حرکت میں بہت شدت اور تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ اور انشاء اللہ اور زیادہ تیزی پیدا ہو گی اور اس کے لئے ہمیں ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیئے۔ کامیابی کے آثار ہمیں نظر آ رہے ہیں

افریقہ میں عیسائیت کی پسپائی

اس وقت دنیا میں عیسائیت سے اسلام کی جو جنگ ہے وہ دراصل افریقہ میں ہی لڑی جانے والی ہے۔ میں نے بڑا غور کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی خیال تھا۔ میں نے عیسائیت اور اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ساری دنیا کا ایک جائزہ بھی لیا تھا جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ عیسائیت افریقہ میں پیچھے ہٹ رہی ہے۔ پہلے وہ ہمارے بچے اغوا کر کے لے جاتے تھے اور اغوا کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی سکول تھے۔ داخل ہوتا تھا "محمد" اور پہلے دن رجسٹر پر نام لکھا جاتا تھا "ایم" (ایم محمد کا۔ لیکن) ساتھ ہی اس کو پیٹر کہتے۔ وہ ایم پیٹر بن جاتا۔ گویا اس کا نام عیسائیوں والا رکھ دیتے تھے۔ اور پانچ سال کے بعد جب وہ سکول سے نکلتا تھا تو وہ عیسائی ہوتا تھا۔ اسے نہ انجیل کا پتہ اور نہ ان کے اصول اور قواعد کا پتہ۔ لیکن نام بدل دیا اور وہ عیسائی بن گیا۔ اور اپنے آپ کو عیسائی کہنے لگ گیا۔ اب صورت حال یہ ہوتی کہ باپ بڑا مخلص مسلمان اور بیٹا نام کا عیسائی بڑے آرام سے اور بغیر کسی جھگڑے کے وہ پیٹر بن گیا۔

اب گیمبیا سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ہمارے سکول کا افتتاح ہو گیا ہے۔ وہاں سے یہ بھی اطلاع آئی ہے کہ وہاں کا جو سب سے بڑا پادری یعنی لارڈ پادری ہے اس نے اپنا بیٹا ہمارے سکول میں داخل کروا دیا ہے کسی نے اس سے کہا بھی کہ یہاں تو قرآن کریم ضرور پڑھائیں گے۔ اس نے کہا بے شک پڑھائیں میں تو اپنے بچے کو یہیں داخل کراؤں گا۔

علاوہ ازیں بعض پیرا ماؤنٹ چیفس کے بچے والدین سے لڑتے ہیں کہ ہم نے "احمدیہ" میں داخل ہونا ہے۔ افریقہ کی زبان میں احمدیہ سے مراد احمدیہ سکول ہے۔ چنانچہ وہ صرف "احمدیہ" کہتے ہیں کہ ہم نے احمدیہ میں داخل ہونا ہے یعنی ہم احمدیوں کے سکول میں جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ بے حد فضل کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اپنی استطاعت اور ہمت کے مطابق نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں عطیہ دینے اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے لئے جانی اور وقتی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں پہلے دن سے ہی یہ دعا کر رہا ہوں (میں نے پہلے بھی یہ اعلان کیا تھا اب بھی کرتا ہوں اور آپ بھی دعائیں کرتے رہیں) خدا تعالیٰ کے حضور کچھ پیش کر دینے سے کچھ نہیں بنتا جب تک اللہ تعالیٰ کی قبولیت حاصل نہ ہو۔ اگر آپ نے پیش تو کر دیا مگر وہ جو ساری دولتوں کا مالک ہے اس کے لئے آپ نے ہزار دو ہزار دے دیا تو کیا دیا۔ لیکن اگر وہ اپنے فضل اور رحم سے ایک دھیلے کو بھی قبول فرمائے تو آپ کو سب کچھ مل گیا۔

پس آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جس طرح اس نے اس وقت تک برکت ڈالی ہے اس سے زیادہ برکت ڈالتا چلا جائے ہماری کوششوں میں۔ اور ہم آخری کامیابی کا دن جلد تر دیکھ لیں۔

اب میں جاؤں گا۔ آپ پروگرام کے مطابق کام کریں۔ انشاء اللہ پھر جتنی صحت اور توفیق ملی۔ آپ سے ملوں گا ٭

— درخواست دعا —

خاکسار ٹو لگ جانے سے لزارعہ بخار نزلہ میں ہے۔ بخار روزانہ ۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ضعف و نقاہت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ علاج کے باوجود سر دست کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب و بزرگان سلسلہ کی خصوصی دعاؤں کا خواستگار رہوں۔

خاکسار ایم اے باقی صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۳۵ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ارشادات

لندن۔ ربوہ میں جماعت احمدیہ کی تین روزہ ۳۵ ویں مجلس مشاورت بتاریخ ۳۱ مارچ و یکم و ۲ر اپریل کو منعقد ہوئی۔ اس کے مختصر روحانی کوائف اور حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر جو ایمان افروز اور روح پرور ارشادات فرمائے ان کا خلاصہ احباب جماعت کے روحانی استفادہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

مجلس کا آغاز

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کا آغاز بتاریخ ۳۱ مارچ "ایوانِ محمود" میں بعد نماز جمعہ ۴ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے بعد تلاوت قرآن کریم اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا۔ گزشتہ سال دنیا کی سیاست میں ایک نیا موڑ آیا ہے جبکہ ایک تیسری اہم طاقت — چین دنیا میں ابھری ہے اور امریکہ نے اس کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے دنیا میں بڑی طاقتوں کی گروہ بندی میں نمایاں تبدیلی واقع ہو گئی ہے اور ان حالات کا اثر دنیا بھر کے سیاسی اور اقتصادی حالات پر پڑا ہے ... یہ حالات بتاتے ہیں کہ آئندہ ۲۰-۲۵ برس دنیا کیلئے اور انسانیت کے لئے واقعی بڑے خطرناک اور نازک ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی دل ایسا ہے جو لوگوں کے دکھوں کے احساس سے تڑپ اٹھتا ہے تو وہ ایک احمدی کا دل ہے اس لئے ہماری جماعت کو خصوصیت سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا پر ایسا فضل کرے کہ وہ ہلاکت اور تباہی کے جس راستہ پر جا رہی ہے اس سے وہ بچ جائے

حضور نے اپنے ملک کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑا ہی دکھ دہ انقلاب آیا ہے۔ ہمارا نصف حصہ کٹ گیا... دراصل یہ حالات شامت اعمال ہی کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے ہمیں خصوصیت کے ساتھ دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا مجھے ایک منذر خواب آئی ہے جس کی وجہ سے میں خاص طور پر تحریک کرتا ہوں کہ احباب کو صدقات کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ ہر ایک کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو۔ اور غرباء کے دکھوں اور دردوں کا مداوا بننے کی کوشش کرو۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا گزشتہ سال رونما ہونے والا تیسرا انقلاب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے جلوے لے کر آیا ہے یہ انقلاب اسلام کے حق میں افریقہ کی سرزمین میں ظاہر ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح وہاں "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کے تحت احمدی ڈاکٹر بڑے اخلاص کے ساتھ دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھ دی ہے کہ بڑے بڑے امراء اور رؤسا بھی ان کے پاس علاج کے لئے آتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر غرباء کا مفت علاج کرتے ہیں مگر امراء سے جو فیس وصول کرتے ہیں اس سے قریباً دس لاکھ روپیہ کی خالص بچت ہوئی ہے۔

حضور نے بتایا کہ اس وقت پندرہ ڈاکٹر افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمت کر رہے ہیں اور ۱۰ ہائر سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں جو تعلیمی میدان میں افریقہ میں خدمت کر رہے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ ۳۰ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیا ہے جبکہ چند سال قبل یہ حالت تھی کہ بیرونی ممالک سے برائے نام چندہ وصول ہوتا تھا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے لگی ہیں۔

آخر میں حضور نے بعض ان روکوں کا ذکر فرمایا جو افریقہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے حائل کی جا رہی ہیں حضور نے فرمایا یہ روکیں ہمارے کام میں نہ پہلے روک بنی ہیں اور نہ آئندہ ہوں گی۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہماری نصرت میں ذرا کا بھی خیبر ہی نہیں ہے۔ اگر دنیا کوئی ایک راہ بند کرتی ہے تو اس کی جگہ خدا اور کئی راہیں کھول دیتا ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو خدا کے فضلوں کو ہم پر بند کر دے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ ظاہری دولت کوئی چیز نہیں ہے۔ ہماری اصل دولت ایک احمدی کے دل کا ... اور رو ... فرمایا ...

دولت موجود ہے تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں۔ خدا کے خوف سے لرزاں و ترساں رہو اور اپنے مخلصانہ آنسوؤں کے ساتھ اس کی رحمت طلب کرتے رہو۔

حضور کا یہ نہایت درجہ روح پرور اور ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا

دوسرا دن

اس دن کے پہلے اجلاس میں حضور انور نے مختلف جماعتوں میں حافظ کلاسوں کے اجراء کے سلسلہ میں امراء صاحبان کی رپورٹیں سننے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے مقامات پر واپس پہنچ کر ایک ماہ کے اندر اندر حافظ کلاسیں جاری کر کے خود میرے پاس رپورٹ کریں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت قرآنیہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حفاظتِ قرآن جو انتظام اور منصوبہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے اس کا ایک حصہ حفظِ قرآن بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں امتِ مسلمہ میں لاکھوں نہیں کروڑوں حفاظ پیدا فرمائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تو ان لاکھوں اور کروڑوں افراد کو حافظہ کی نعمت عطا کی اور دوسرے ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت اور پیار پیدا کیا تا وہ اسے حفظ کریں۔ ان دونوں باتوں کے بغیر قرآنِ کریم حفظ نہیں کیا جا سکتا بہرحال خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی لفظی حفاظت کا جو منصوبہ بنایا ہے اس پر کما حقہٗ عمل کرنا ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ حفاظتِ قرآن کے اس آسمانی منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرے اور عنداللہ اجر و ثواب کی مستحق ٹھہرے

نمایندگانِ مجلس مشاورت کے مشوروں کے دوران حضور نے فرمایا بلوچی اور پشتو زبانوں میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر تیار اور مہیا کیا جا سکتا ہے لیکن دقت یہ ہے کہ دوسری زبانوں میں ترجمہ ایک مخلص احمدی ہی کر سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ خود جماعت میں ان زبانوں کے ماہر پیدا ہوں اور پھر وہ یہ خدمت انجام دیں۔

اشاعتِ لٹریچر کے متعلق حضور نے مزید فرمایا جہاں تک طباعت کا سوال ہے لٹریچر شائع کرنے میں کوئی دقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حوصلہ دیا ہے اور روپیہ بھی وہ دے دیتا ہے۔ جو چیز فکرمندی پیدا کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اشاعتِ لٹریچر کا انتظام تسلی بخش نہیں ہے۔ میں غور کر رہا ہوں کہ اس کے لئے ایک علیحدہ نظارت بنائی جائے۔ تا ایک منصوبہ کے ماتحت لٹریچر کی اشاعت کی جا سکے۔ لٹریچر صحیح ہاتھوں میں دیں۔ جو شخص [illegible] نے ہمارا لٹریچر نہیں [illegible] اس کے ہاتھ میں لٹریچر دینا وقت اور پیسہ کا ضائع ہے

میرا اندازہ ہے کہ لاکھوں غیر از جماعت دوست ایسے ہیں جو ہمارا لٹریچر پڑھنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں ان کا علم نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہر احمدی سال میں ایک احمدی بنائے۔ وہ حکم قائم ہے دوسرا حکم یہ ہے کہ ہر احمدی سال میں پانچ یا دس غیر از جماعت سے واقفیت پیدا کرے اور ان سے اس حد تک دوستی پیدا کرے کہ وہ کوشش اور بشاشت سے ہمارا لٹریچر لیں یہ دوستیاں محض شہروں تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئیں بلکہ دوست شہروں سے باہر بھی نکلیں اور لوگوں سے ہمدردی، خدمت اور پیار کے نتیجہ میں دوستانہ تعلقات پیدا کریں۔ اگر دوست اس منصوبہ پر عمل کریں تو ہمیں ایسے پندرہ بیس لاکھ افراد مل جائیں گے جو بشاشت اور پیار سے ہمارا لٹریچر حاصل کریں گے اور پھر ان کا مطالعہ کریں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دو سال کے اندر اندر ایسا انتظام ہو جائے کہ کوئی گاؤں بلکہ کوئی جزیرہ ایسا نہ ہو جہاں آپ کی آواز نہ پہنچے۔

مربیان کرام کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

ایک مربی کا کام تبلیغ کرنا۔ احمدی افراد کی تربیت کرنا۔ دوسروں کو اپنے عقاید کا قائل کرانا اور جماعت کے افراد کو دوسروں کو قائل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ ہمارے مربی ایک حد تک تبلیغ و تربیت کا کام تو کر رہے ہیں لیکن جماعت کے افراد کو قائل کرنے کے قابل بنانے کی طرف ان کی توجہ کم ہے۔ حالانکہ مربی کا اصل کام یہ ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں تن تنہا کام نہ کر رہا ہو بلکہ اپنے حلقۂ عمل میں افرادِ جماعت میں ایسی روح پیدا کرے کہ وہ اس کے پیچھے چل کر اصلاح و ارشاد اور تربیت کے کام میں لگ جائیں۔

تبلیغ کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا آجکل تبلیغ کی شکل بدل گئی ہے۔ مناظرہ و مباحثہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ناپسند فرمایا کرتے تھے جن سالوں میں مناظرہ و مباحثہ کا رواج تھا آپ جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جتنی تبلیغ مناظرہ اور مباحثہ کے نتیجہ میں ہوتی تھی اس سے کہیں زیادہ اب خاموشی سے ہو جاتی ہے۔ اگر آپ دوستی والے منصوبہ پر ہی عمل کرنا شروع کر دیں تو آپ کی اصلاح و ارشاد کی مساعی ایک ہزار گنا بڑھ جائیں گی۔ اگر حالات اجازت بھی دیں تو مناظرہ و مباحثہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ اصلاح و ارشاد کے دوسرے ہتھیار اس سے زیادہ کارگر ہیں صرف حرکت میں شدت پیدا ہونی چاہیئے۔ آپ کے اندر زندگی محسوس ہونی چاہیئے۔ اس زمانہ میں اصلاح کی قوت امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کی گئی ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی پانی کو نہروں میں ڈال کر یعنی کتب کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ آپ اس روحانی پانی کو لوگوں کے سامنے رکھیں وہ اس سے زیادہ اثر لیں گے۔

حضور نے فرمایا غلط عظمتِ قرآن نے اس زمانہ میں قرآنِ کریم سے دوری پیدا کر دی ہے۔ ہر گھر میں قرآنِ کریم موجود نہیں۔ اگر قرآن کریم کی حقیقی عظمت کا جلوہ کسی پر ہو تو اسے سینہ سے لگائے گا۔ اس سے پیار کرے گا۔ قرآن کریم کی طرف جو گھور کر بھی دیکھتا ہے وہ گنہگار ہے لیکن جو شخص محبت کی وجہ سے اسے سینہ سے لگائے ہوئے سو جاتا ہے اور نیند کے دوران اس کی پیٹھ قرآن کریم کی طرف ہو جاتی ہے اس کے نزدیک اس کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آئیگا اگر ہمارے دل میں قرآن کا پیار پایا جاتا ہے تو کوئی وہم ہمارے دل میں نہیں آنا چاہیئے جس طرح سینوں کو قرآن کریم کی برکت کی ضرورت ہے اسی طرح ہمارے جسم کے دوسرے حصوں کو بھی اس کی برکت کی ضرورت ہے ہم جتنا پیار اپنی روح سے کرتے ہیں جتنا پیار اپنے ذہن سے کرتے ہیں جتنا پیار اپنے دل اور جذبات سے کرتے ہیں۔ جتنا پیار اپنے نفس سے کرتے ہیں اور جتنا پیار خدا تعالیٰ کی جنتوں سے کرتے ہیں اس سے زیادہ پیار قرآن کریم سے کرنا چاہیئے کہ یہ ان جنتوں کے سامان بہم پہنچانے والا ہے پھر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے ہیں۔ اسی لئے کہ ہم نے آپؐ کے پیار کے جلوے اور حسن و احسان کے جلوے دیکھے ہیں۔ ان جلووں میں اس پاک کتاب کا بہت حصہ ہے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیار کا ایک فعلی نمونہ ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ بھی اسی رنگ میں رنگین ہوں۔ اور قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو تم اس پاک نمونہ کی طرح بن جاؤ گے۔ غرض قرآن ہماری جان ہے اس لئے دنیا کے توہمات ہم میں نہیں چلیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم اس معنی میں کامل اور مکمل ہے کہ اس سے ہر انسان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر یہ بات ہے تو ہمیں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد مبارک کو قرآنِ کریم کی تفسیر ماننا پڑیگا۔ آپؐ کا کوئی ارشاد قرآنِ کریم سے باہر نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ میں علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں کہ ہر نبی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نور لیا تب نبی بنا۔ کیونکہ سلسلۂ نبوت کی علّتِ غائی ایک ہی تھی۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تھی۔ اگر بعثتِ محمدی مقدر نہ ہوتی اگر بعثتِ محمدی اہم امر نہ ہوتی تو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی۔

حضور نے نمایندگانِ مجلسِ شوریٰ کو بتایا کہ اس وقت قرآنِ کریم کا انگریزی ترجمہ مع متن دو سائز میں ۱۰ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جا چکا ہے جو اصل لاگت پر فروخت کیا جا رہا ہے یعنی پاکٹ سائز کا ہدیہ تین روپیہ اور بڑے سائز کا چھ روپیہ فی نسخہ ہے۔ یہ ہدیہ اتنا کم ہے کہ دنیا حیران ہے کہ اس قیمت پر یہ ترجمہ کس طرح فروخت کیا جا سکتا ہے۔ ضرور اس میں اپنے پاس سے رقم ڈالی جا رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی نفع نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ درست نہیں نفع ہم بھی کمائیں گے لیکن وہ مادی نفع نہیں ہوگا وہ نفع ہم اپنے خدا سے لیں گے۔ انگریزی ترجمہ کے علاوہ سادہ قرآن حمائل سائز پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ الگ الگ پاروں کی شکل میں بھی مل سکے گا۔ قیمت چھ روپیہ فی نسخہ ہے۔

بدرسوم کے متعلق حضور نے فرمایا جماعت کو کسی قسم کی بدرسوم اپنے درمیان گوارا نہیں کرنی چاہئیں۔ سختی اور تمسخر کی بجائے دوستوں کو پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اس عزم کے ساتھ کام کریں۔ کہ آپ کا ماحول ٹھیک ہو جائے۔ جس طرح انسانی جسم پسینہ کے ذریعہ زہروں کو باہر نکال دیتا ہے اسی طرح جماعت کو ایسا بن جانا چاہیئے کہ وہ زہر کو خود بخود نکال دے۔ اسے اپنے اندر نہ رہنے دے۔ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت میں جوانی، زندگی اور امنگ پائی جاتی ہے بفضلہٖ تعالیٰ ان میں قربانیوں میں آگے بڑھنے کا شوق اسی طرح بیدار ہے جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں بیدار تھا۔ اور اس حرکت میں شدت جاری رہے گی۔ اور انشاءاللہ ہر گند باہر کنارے پر آ جائے گا حضور نے فرمایا جس مادہ سے احمدیت کا قلعہ تیار ہوا ہے وہ محبتِ الٰہی، عشقِ رسولؐ، اسلام کے لئے قربانی و ایثار اور قرآن کریم کی عظمت اور اس یقین کا مادہ ہے کہ ہم نے سب کچھ خدا اور اس کے رسول سے حاصل کرنا ہے اس قلعہ کو کوئی مسمار نہیں کر سکتا۔ ہاں آپ کو جگانے کے لئے اللہ تعالیٰ بعض فتنے بھی پیدا کرتا ہے۔ ان فتنوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اپنی نسلوں کو مضبوط بناؤ۔ ان کی تربیت میں کمی نہ آنے دو۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پیدا کرنے والوں کو خود مٹا ڈالے گا۔ یہ امتحان اور فتنے جماعت احمدیہ کی ترقی کا موجب ہیں ان کی وجہ سے مت گھبراؤ۔

فرمایا۔ ہماری اصل دولت اللہ تعالیٰ ہے اس نے جو نعماء ہمیں عطا کی ہیں ان کا ضیاع نہیں ہونا چاہیئے اگر ہم حسنِ عمل سے اپنے قویٰ کو مشغول کر لیں تو ہم زمین کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔

حضور نے دوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تربیتی اور مالی دوروں کو بالکل الگ الگ رہنا چاہیئے۔ تربیتی دوروں میں مالی تحریکات نہ کی جائیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر بخشے آمین ؁

قسط ۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

حالات حاضرہ کے متعلق

محمد حفیظ بقاپوری

—— (۸) ——

آٹھویں نمبر پر یاجوج ماجوج کے خروج اور ان کے محیّر العقول کاموں کی پیشگوئی ہے۔ جو اس زمانہ میں بڑی ہی وضاحت سے پوری ہوئی جس کی صداقت کا ہم میں سے ہر ایک ذاتی گواہ ہے

یہ یاجوج ماجوج کون ہیں؟ اس کے لئے ہمیں بائیبل سے کافی روشنی ملتی ہے حزقیل نبی کی کتاب کے باب ۳۹ میں اہل رُوس کو یاجوج اور اہلِ انگلستان کو ماجوج قرار دیا گیا ہے پرانے مؤرخوں کا بیان ہے کہ یاجوج ماجوج سیدنیز کا نام ہے جو کوہِ قاف اور بحیرۂ اخضر کے اوپر رہتے تھے

قرآن کریم میں ان کا دو مقامات میں ذکر آیا ہے۔ اوّل سورت کہف ع۱۱ میں اور دوسرے سورۂ انبیاء ع۷ میں۔ سورت کہف کے اس مقام میں بتایا گیا ہے کہ میڈ اور فارس کے بادشاہ خورس نے ایک سفر ایران سے شمالی جانب کیا اس علاقے کو دربند کے نام سے پکارا جاتا تھا ایران کے اس علاقے کے رہنے والوں نے خورس سے شکایت کی کہ درّہ دربند کے راستے شمالی ممالک کے لوگ جنوبی ممالک پر حملے کرتے ہیں ان کے حملوں سے بچانے کے لئے اس جگہ ایک مضبوط دیوار بنا دی جائے چنانچہ اس سفر میں خورس نے پچاس میل لمبی مضبوط دیوار تعمیر کروائی۔ تعمیر کے وقت یہ دیوار ۲۹ فٹ اونچی دس فٹ چوڑی تھی۔ اس میں لوہے کے دروازے تھے اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر نگرانوں کے لئے مینار بنے ہوئے تھے تاکہ نگرانی کی جا سکے یہ دیوار بحیرۂ اخضر سے کوہِ قاف تک چلی گئی تھی

اس دیوار کا وقتی طور پر تو یہ فائدہ ہوا کہ جنوبی علاقے شمالی حملہ آوروں سے محفوظ ہو گئے لیکن اس کا ایک لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ شمالی علاقوں کے رہنے والے اوپر دھکیل دئے گئے اور یہ علاقہ اُس زمانہ میں نہایت ردّی اور حقیر تھا۔ اس کے مقابلہ میں جنوبی علاقے زرخیز تھے۔ اس علاقے کی زرخیزی ہی شمالی حملہ آوروں کو اس طرف راغب کرتی تھی دیوار بن جانے سے ان کی یہ خواہش بالجبر دب گئی لیکن اندر ہی اندر ان کے دلوں میں ان زرخیز علاقوں میں گھسنے کی خواہش بڑھتی گئی۔

دوسرا اثر اس دیوار کی تعمیر سے یہ ظاہر ہوا کہ شمالی علاقوں کے بسنے والوں کا اپنا کوئی مذہب نہ تھا۔ وہ سب مشرک تھے۔ البتہ دنیا کے پرانے مذاہب میں سے ان لوگوں کو صرف مسیحیت سے واسطہ پڑا اور آہستہ آہستہ یہ اقوام سب کی سب مسیحی ہو گئیں۔ اس طرح دوسری دُنیا کے مقابلہ میں ایک زبردست جتھہ بن گئیں۔ اس طرح مذہبی عداوت کا بیج بھی بویا گیا۔

اس جگہ ایک اور بات بھی ملحوظِ خاطر رکھ لینی ضروری ہے کہ اسلامی روایات کی رُو سے یاجوج ماجوج کو دجال کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کا لفظ ان کے سیاسی فتنہ، عروج اور تسلط کو ظاہر کرتا ہے۔ اور دجال کا لفظ ان کے مذہبی فتنہ پر دلالت کرتا ہے۔

سورۂ کہف ع۱۱ میں جہاں خورس بادشاہ کے دیوار بنانے کا ذکر آتا ہے اس موقع پر قرآن کریم نے خورس کی زبانی اس دیوار کے متعلق یہ پیشگوئی بھی بتائی ہے کہ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ وَکَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ۝ وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا ۝ وَّعَرَضْنَا جَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ عَرْضًا ۝ (آیت ۹۹ تا ۱۰۱)

ترجمہ۔ پھر جب عالمگیر عذاب کے متعلق میرے رب کا وعدہ پورا ہونے پر آئے گا تو وہ اس روک کو توڑ کر زمین سے پیوستہ شدہ ایک ٹیلہ بنا دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ اس وقت ہم انہیں ایک دوسرے کے خلاف جوش میں حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ اور بگل بجایا جائے گا۔ تب ہم ان سب کو اکٹھا کر دیں گے اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آئیں گے۔

ان آیات میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو پھر ترقی دے گا اس زمانہ میں مختلف اقوام عالم آپس میں لڑیں گی۔ اور شمالی اور مغربی اقوام جنوبی اور مشرقی اقوام سے مل جائیں گی۔ یہ ایسا زمانہ ہوگا کہ سفر کرنا آسان ہوگا اور ساری دنیا ایک ملک کی طرح ہو جائے گی۔ دو قرآنی الفاظ جمعنٰھم جمعًا کا یہی مطلب ہے

چنانچہ موجودہ زمانہ میں ایسا ہی ہو رہا ہے

قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کا دوسری جگہ ذکر سورۂ انبیاء میں ان الفاظ میں آیا ہے:

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَآ اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا ھِیَ شَاخِصَۃٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یٰوَیْلَنَا قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ اَنْتُمْ لَھَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ کَانَ ھٰٓؤُلَآءِ اٰلِھَۃً مَّا وَرَدُوْھَا وَکُلٌّ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ (انبیاء ع۷ آیت ۹۶ تا ۱۰۰)

ہر ایک بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے لئے یہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ اس کے بسنے والے لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ ہر پہاڑی اور سمندر کی لہر سے پھلانگتے ہوئے دُنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور (انہیں ہلاک کر دینے کا) خدائی سچا وعدہ قریب آ جائے گا تو اس وقت منکروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ کہیں گے ہم پر افسوس۔ ہم تو اس دن کے متعلق سخت غفلت میں پڑے رہے۔ اپنے زوال اور تباہی کا خیال تک ہمیں نہ آیا۔ بلکہ ہم لوگ تو ظالم تھے اس وقت کہا جائے گا تم بھی اور جن چیزوں کی تم لوگ اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے سب کی سب جہنم کا ایندھن بنیں گی۔ اور تم سب بھی اس میں داخل ہو گے۔ اگر یہ مصنوعی خدا جن کو تم خدا قرار دیتے ہو واقعہ میں خدا ہوتے تو یہ لوگ کیوں جہنم میں پڑتے اور اس عبرتناک تباہی کا لقمہ بن جاتے۔ بالآخر یہ سب تو مدتوں اس میں پڑے رہیں گے۔

قرآن کریم کی یہ آیات جن عظیم الشان پیشگوئیوں اور زبردست غیبی خبروں پر مشتمل ہیں ان سب کا تفصیلی بیان تو ممکن نہیں البتہ بطور اشارہ و خلاصہ عرض ہے:۔

یہ جو آیت نمبر ۹۷ میں بتایا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج کے کھل جانے کے وقت ان سے پہلی سب قومیں زندہ ہو جائیں گی۔ (اس) سے یہ مُراد نہیں کہ حقیقتاً مردے زندہ ہو جائیں گے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب یاجوج ماجوج دنیا پر چھا جائیں گے تو مُردہ قوموں میں پھر جوش اور غیرت پیدا ہو گی۔ اور وہ نئے سرے سے بیدار ہونے لگیں گی۔ جیسا کہ اس وقت عام مشاہدہ ہے اس زمانہ میں ایسی ایسی قوموں سے بھی دُنیا متعارف ہو رہی ہے جن کا کبھی نام بھی سنا نہیں گیا تھا۔ گویا ایک زبردست حرکت ہے جو یکدم دنیا میں پیدا ہو گئی ہے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی اور غیر معروف قوم بھی اپنے تئیں دنیا کے پلیٹ فارم پر لانے اور اپنا پارٹ ادا کرنے کی کوشش میں ہے۔

ان مُردہ اقوام کو اس طرح کی زندگی بخشنے کے لئے ایک طرف محکمہ آثارِ قدیمہ اور علم تاریخ کی کھوج اور دوسرے ریسرچ کے کاموں نے جن کا اس زمانہ میں خوب چلن ہے، تحریک دی ہے اور دوسری طرف ذرائع حمل و نقل میں سہولت پیدا ہو گئی ہے پریس جاری ہو گئے ہیں اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے میں کوئی دِقت نہیں رہی۔

اور آیت کریمہ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ کے مختصر قرآنی الفاظ میں مغربی اقوام کے نہایت سرعت کے ساتھ ساری دنیا کے برّو بحر میں پھیل جانے کی طرف واضح اشارہ ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے اسی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ یَنْسِلُوْن

لغت میں حدب کے معنے ہیں:۔

۱۔ اَلْمَوْجُ۔ پانی کی موج یا لہر
۲۔ الغلظ المرتفع من الارض۔ یعنی اونچی زمین (اقرب)
۳۔ الحَدَبُ مَا ارْتَفَعَ مِنْ ظَھْرِ الْاَرْضِ (مفردات) زمین پر اٹھی ہوئی جگہ یعنی ٹیلہ

یَنْسِلُوْنَ۔ نَسَلَ سے مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور نَسَلَ الماشی فی مشیہ کے معنے ہیں اَسْرَعَ۔ چلنے والے نے اپنی رفتار میں جلدی کی (اقرب)

یہ دونوں لفظ عظیم غیبی خبروں پر مشتمل ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ

(۱) جب یاجوج ماجوج کی ترقی کا زمانہ آئے گا تو وہ ہر پہاڑی چوٹی اور سمندر کی ہر لہر پر سے پھلانگتے ہوئے دُنیا میں تیزی سے پھیل جائیں گے۔ مطلب یہ کہ وہ بحر و بر سب جگہ تیزی سے غالب آ جائیں گے۔ دنیا کی سب تجارت پر خواہ بحری ہوں یا بری سب پر ان کا تسلط ہو گا۔ اس تسلط کی وجہ سے دوسری قومیں ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔

(۲) ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی کے لحاظ سے یہ لطیف مضمون بھی مستنبط ہوتا ہے کہ یہ اقوام [illegible] کو بروئے کار لا کر [illegible] میں بھی [illegible]

چاند ستاروں تک بھی پہنچ جائیں گے —— کیونکہ حدب کے معنوں میں بلندی اور پہاڑ کی مانند زمین پر اٹھی ہوئی جگہ کا مفہوم موجود ہے۔ چاند کی حالیہ تسخیر اور مشاہدہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ چاند کی سطح پر اونچے اونچے پہاڑ ہیں اور انہی چٹانوں کے چند نمونے اپالو ۱۱ میں جانے والے امریکی خلا باز اپنے ساتھ لائے ہیں —— اور نسلان کے معنوں میں بلندی سے نہایت تیز رفتاری کے ساتھ نیچے اترنے کا مفہوم پایا جاتا ہے —— اس طرح من کل حدب ینسلون کے پورے جملہ کے مجموعی طور پر یہ معنے ہوں گے :-

"یاجوج ماجوج اونچے نیچے مقامات پر بھی بڑی تیز رفتاری سے چڑھیں اور اتریں گے"

چنانچہ حالیہ چاند کی تسخیر کے وقت ۲ لاکھ میل کی بلندی کو پہنچ کر صحیح سالم نیچے زمین پر اترنے سے یہ مفہوم نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ اور جس تیز رفتاری سے خلائی جہاز خلا بازوں کو لے کر چلا اس کی رفتار فی گھنٹہ ۲۵ ہزار میل تھی۔

آیت کریمہ کے اس سارے مفہوم کے ساتھ اگر اس موقع پر مسلم شریف میں بیان شدہ نواس بن سمعان کی لمبی روایت کا حسب ذیل حصہ بھی زیر غور لایا جائے تو عالم الغیب خدا کی بتائی ہوئی غیبی خبروں کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں مسیح موعود اور ان کی جماعت اور اس کے زمانے کے دیگر احوال کا بطور پیشگوئی ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یبعث اللہ یاجوج و ماجوج و هم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها و يمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر و هو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم مخضوبة دما"

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ مجتبائی [illegible])

حدیث شریف کے اس حصہ میں خط کشیدہ عبارت پر زیادہ غور کی ضرورت ہے —— دیکھئے یاجوج ماجوج کے ذکر کے ساتھ ان کے عالمگیر تسلط، اقتدار اور بلند پروازیوں کی نسبت بتائی ہوئی باتیں اس قدر عیاں اور واضح ہو چکی ہیں کہ مزید کسی تشریح و تفصیل کی ضرورت نہیں رہی۔ آج کون ہے جو کہہ سکے کہ یاجوج ماجوج کے تسلط سے کوئی بھی خطہ ارضی باہر ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر و شمس ہے کہ کس طرح اب خلا کی تسخیر اور چاند ستاروں میں پہنچنے کی دھن ان لوگوں پر سوار ہے۔ ان کے راکٹوں کی ظاہری شکل ہو بہو نشاب یعنی تیروں جیسی ہے

اور اگر لفظ نشاب کے مادہ پر غور کریں تو اس سے ہر وہ چیز مراد ہو سکتی ہے جس کی رفتار میں سرعت ہو جس میں ایندھن اور کھانے وغیرہ کا سامان جمع کرنے کی صلاحیت بھی ہو۔ اس لحاظ سے مقدس زبان نبوی کے الفاظ فیرمون بنشابهم الی السماء سے مراد ان راکٹوں کا بھیجا جانا ہے جن کو اس وقت چاند ستاروں پر پہنچنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور جب راکٹ زمین پر واپس لوٹتا ہے تو غیر معمولی تیز رفتاری کے سبب اس کا بیرونی حصہ دہکتے ہوئے کوئلے یا خون کی طرح سرخ نظر آتا ہے

اس ساری تفصیل پر نظر کیجئے اور دیکھئے کہ یہ معنی غیب ہے جو عالم الغیب خدا نے اپنے محبوب بندے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھولا۔ اور آپ کی زبان حقیقت ترجمان نے بیان کیا۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے ان سب باتوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں

علاوہ ازیں ان راکٹوں کو چاند ستاروں میں بھیجنے والوں (خواہ وہ یاجوج ہوں یا ماجوج) کے عزائم کچھ اور بھی ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں! حدیث شریف کے الفاظ لقد قتلنا اور فلنقتل میں بڑی ہی خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ ان عزائم کو بیان کر دیا گیا ہے۔

آیات قرآنی اور حدیث کے حوالوں سے اب تک آپ یاجوج ماجوج کے عروج اور ساری دنیا پر کامل تسلط اور غلبہ کی کیفیت سن چکے سورۃ انبیاء کی اگلی آیات میں ان اقوام کی عبرتناک تباہی اور بربادی کا بھی جامع الفاظ میں بطور پیشگوئی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل بھی دلچسپ ہے جو ذیل میں درج ہے :-

جب یاجوج ماجوج کا عروج اس حد تک پہنچ جائے گا اور واقترب الوعد الحق ان اقوام کی تباہی اور بربادی کے سچے وعدے کا وقت بھی قریب آ جائے گا —— تب انہیں اس کی ہولناکی کا احساس ہو کر ان پر سراسیمگی کا جو عالم طاری ہو گا اس کا صحیح صحیح نقشہ قرآنی الفاظ فاذا ہی شاخصة ابصار الذین کفروا میں کھینچ دیا گیا ہے کہ منکروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (العیاذ باللہ) ذرا ایٹمی جنگ کی تباہ کاریوں کو ذہن میں لایئے اور پھر اس کے عواقب پر غور کیجئے۔ کیا ہر سوچنے والا دماغ اس طرح کے نتائج سے سراسیمہ نہیں ہو جاتا ؟

اس کے بعد کی آیت نمبر ۹۹ میں واضح کر دیا کہ تم لوگ مادی ترقی اور عروج کو ہی انسانی ترقی کا معراج سمجھ بیٹھے تھے۔ اور اس کو تم نے خدا کے مقابل پر معبود کا درجہ دے رکھا تھا۔ سو اب تم بھی اور تمہارا یہ سب مادی سامان جو گویا تمہارے لئے بمنزلہ معبودان باطلہ کے تھے سب اس تباہی کی نذر ہوں گے۔

آیت نمبر ۱۰۰ میں اس حقیقت کا اعلان فرمایا کہ اگر یہ تمام مصنوعی خدا جن کو تم خدا کی طرح عظمت و اہمیت دیتے ہو ان میں خدائی طاقت ہوتی تو یہ سب کیوں جہنم میں پڑتے اور آج ہر طرح بے بس ہوتے۔ !!

ان الفاظ میں دراصل اس عالمگیر تباہی کی نسبت واضح تنبیہ ہے جو اس وقت تیسری عالمگیر جنگ کی صورت میں دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے اور اسی کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء میں اپنے سفر یورپ کے دوران اہل یورپ کو متنبہ فرمایا

کہا یہ خدائی نوشتے ہیں اور عالم الغیب خدا کی بتائی ہوئی سچی خبریں ہیں جو ہر حال پوری ہو کر رہیں گی۔ کاش دنیا بہت جلد اپنی بد اعمالیوں سے توبہ کر کے خدا کے آستانہ پر جھک جائے اس صورت میں یہ وعید ٹل بھی سکتی ہے کیونکہ خدا عذاب دینے میں دھیما ہے۔ جب اس کے بندے توبہ کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہ اپنے عذاب کو ٹال بھی دیا کرتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا اور توبہ نہ کی گئی تو دنیا پر عبرتناک تباہی کا آنا یقینی امر ہے۔ العیاذ باللہ۔ کیونکہ جس طرح خدا کے مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں جو یاجوج ماجوج کی ابتدائی حالت سے ان کے عروج اور کامل غلبہ اور تسلط حاصل کرنے پر مشتمل ہیں عیاں طور پر پوری ہو چکی ہیں اور ہم میں سے ہر ایک اس کا عینی شاہد ہے تو دوسری باتوں کے پورا ہونے میں بھی کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ خدا ہمیں اس خوفناک تباہی کے وقت اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور اس کے نمودار ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کے آستانہ پر جھک جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی)

سرینگر کشمیر میں بین الاقوامی سیاحتی کانفرنس کے موقعہ پر تقسیم لٹریچر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر کشمیر

کشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہاں کے اونچے اونچے پہاڑ رواں دواں نہریں۔ خوشنما باغات۔ دلفریب آبشار اور صاف شفاف چشموں نے اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیا ہے۔ قدرت نے اس خطہ ارض کو کچھ اس قدر دلکش بنایا ہے کہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ بے اختیار اس وادی جمیل کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔ قرآن حکیم میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ربوہ کے پیارے خطاب سے نوازا ہے اور اپنے مقرب بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری آرامگاہ بھی اسی کو منتخب فرمایا ہے۔ فرمایا وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ۔ چنانچہ محلہ خانیار میں آپ کا مقبرہ موجود ہے۔ اور ہزاروں لوگ جن میں زیادہ تعداد بیرونی ممالک کے لوگوں کی ہوتی ہے اس کی زیارت کرتے ہیں

حضرت مسیح موعودؑ کا انکشاف

آج سے اسّی سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے علیم و حکیم سے علم پا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کشمیر اور سرینگر میں دفن ہونے کا انکشاف فرمایا تو کسی نے بھی آپ کی بات کی طرف کان نہ دھرا لیکن یہ آواز خدا کی آواز تھی جس کا پورا ہونا مقدرات میں سے تھا۔ چنانچہ آج ہزاروں لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ یہی وہ قبر ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آرام فرما رہے ہیں۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ جرمن سے ایک وفد اس قبر کی تحقیق کی غرض سے سرینگر میں وارد ہوا تھا۔ اور مکرم عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر "روشنی" سرینگر برابر ان کے ساتھ رہے اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کا قبر مسیح سے متعلق انکشاف وغیرہ معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے

بین الاقوامی کانفرنس میں تقسیم لٹریچر

ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ قدرت اب چاہتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جھوٹی خدائی کو ختم کر دیا جائے کیونکہ ایک طرف وفود کا کشمیر میں وارد ہونا اور قبر مسیح کے سلسلہ میں تحقیقات کرنا اور دوسری طرف کشمیر میں کانفرنسوں کا قائم ہونا چاہے کسی غرض سے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدائے قادر و قیوم کی یہی خواہش ہے۔

مورخہ ۲۲ [illegible] کو اسی قسم کی ایک کانفرنس جو بین الاقوامی سیاحت پر تھی سرینگر میں منعقد ہوئی اس کانفرنس کا افتتاح مرکزی وزیر سیاحت ڈاکٹر کرن سنگھ نے کیا۔ اور آنریبل وزیر اعلیٰ سید میر قاسم نے بھی اس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ کشمیر میں سیاحت کے لئے خاطر خواہ انتظامات کئے جائیں اور سیاحوں کی سہولت کے لئے ہر ممکن انتظام کیا جائے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

پریشان کن حالات میں اسلام کا روشن مستقبل

ایک مطالعہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ و قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

ایک طالب علم جس نے سارا سال سستی و غفلت اور لاپروائی سے گزار دیا ہو اور نصاب پر عبور حاصل کرنا تو درکنار، سرسری نظر بھی نہ ڈالی ہو۔ امتحان میں لازمی بات ہے کہ وہ فیل ہو جاتا ہے اور والدین، اساتذہ اور عزیز و اقرباء کی ڈانٹ ڈپٹ اور لعن طعن کا نشانہ بن جاتا ہے۔ لیکن جب ہر طرف سے طعن و تشنیع اور پھٹکار اس پر ڈالی جاتی ہے تو بسا اوقات اس کا شدید رد عمل یہ ہوتا ہے کہ اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے اور اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ اور پڑھائی سے وہ ایسا متنفر ہو جاتا ہے کہ والدین کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے

حالانکہ سمجھدار والدین اور اساتذہ کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ایسے موقع پر اس کو اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں پر اس طرح متنبہ کریں کہ اس کی اصلاح بھی ہو جائے اور حوصلہ بھی نہ ٹوٹنے پائے اور نہ صرف غلطیوں پر تنبیہ کریں بلکہ اس کے لئے امید افزا پروگرام مرتب کر کے اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں اور پھر سارا سال اس کی نگرانی کرتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ نمایاں کامیابی حاصل نہ کرے۔

اس بات کو کون نہیں جانتا کہ آج کا مسلمان قعر مذلت میں گرا ہوا ہے۔ اسباب خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں دینی و دنیاوی اعتبار سے آج مسلمانوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ عالم اپنی تقریروں میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے تھکتے نہیں ہیں۔ مضمون نگار اپنے مضامین میں اسی تحقیق کا خلاصہ پیش کرتے رہتے ہیں کہ کس طرح مسلمان تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ اور یہ کہ وہ کونسی خامیاں تھیں جن کی وجہ سے آج اسلام ہر طرح مغلوب ہوا جا رہا ہے۔ شاعر اپنے اشعار میں امت مرحومہ کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں۔ اپنے ماتم کے رنگ میں مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے ذکر میں مصروف ہیں، تو بیگانے خوشی کے رنگ میں۔ الغرض ہر طرف سے آج ہائے امت کی صدا آرہی ہے۔

لیکن امت کا درد رکھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایک مریض کو صرف یہ کہہ دینے سے کہ فلاں بد پرہیزی سے تمہیں یہ مرض لاحق ہو گیا ہے یا تمہیں فلاں چیز نہیں استعمال کرنی چاہیئے تھی۔ شفا حاصل نہیں ہو جاتی۔ مریض کو تو پہلے دوائی کی ضرورت ہے پھر بے شک نصیحت کیجئے کہ آئندہ فلاں چیز سے پرہیز کرنا ہے۔

(۲)

ان تحقیقات سے کیا حاصل جس میں مسلمانوں کے تنزل کی وجوہات کا تجزیہ تو کیا گیا ہو لیکن ان کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کوئی امید افزا پیغام نہ ہو۔ ان تقریروں کا کیا فائدہ جن میں مسلمانوں کی اخلاقی روحانی اقتصادی معاشی اور سیاسی بحران کا رونا تو رو دیا گیا ہو لیکن ان کی اصلاح کی کوئی صورت اور اس کی ترقی کی کوئی سبیل نہ بتائی گئی ہو۔

آج ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم سر جوڑ کر غور و فکر کریں کہ کس طرح آج کے مسلمان کو قعر مذلت سے نکالا جا سکتا ہے اور کس طرح اس کو عزت کا سانس دلایا جا سکتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ جب تک ان خامیوں کا پتہ نہ لگے جن کی وجہ سے اسلام کو ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا کیونکر اصلاح ممکن ہے؟

تو آیئے اس کے لئے کسی لمبی چوڑی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ آج سے چودہ سو سال قبل مخبر صادق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح الفاظ میں فرما دیا تھا

"یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاءُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ"

(مشکوٰۃ شعب الایمان)

یعنی قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا بھی زمانہ آجائے جبکہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ قرآن صرف رسمی طور پر باقی رہ جائے گا۔ مسجدیں بھری ہوں گی مگر ہدایت سے خالی۔ علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔ ان ہی میں سے فتنہ نکلے گا اور ان ہی میں واپس لوٹ جائے گا۔

پس معاملہ بالکل واضح ہے کہ اسلام جب نام کا رہ جائے گا۔ قرآن کریم پر مسلمان عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور مساجد ہدایت سے خالی ہو جائیں گی تو اے مسلمانو! سمجھ لو کہ اسلام کے برے دن آگئے اور مسلمانوں کا تنزل شروع ہو گیا۔

خدا تعالیٰ کا سلوک یہ بتا رہا ہے کہ دیگر اقوام کے لئے یہ مہلت ہے کہ وہ حبل اللہ کے بغیر بھی مادی سامانوں میں ترقی کر سکتے اور ان سے فائدہ اٹھا کر طاقت و قوت بڑھا سکتے ہیں اگرچہ یہ ترقی ان کی عارضی ہو گی لیکن مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ ہرگز پسند نہیں کیا کہ وہ حبل اللہ کو چھوڑ کر دنیا میں ترقی کر سکیں۔

اسلامی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب تک مسلمانوں کے ہاتھ میں ایمان و قرآن کی مشعل رہی ہے ہر تنگ و تاریک راہ کشادہ و روشن ہو گئی اور ہر میدان ان کے لئے فتح کا میدان ثابت ہوا۔ اگر یہ درست نہیں تو بتایئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنوں کو سائنسدان بنایا تھا۔ اور کتنے انجینئر پیدا کئے کیا کوئی کالج و یونیورسٹیاں تھیں اس زمانے میں؟ پھر وہ عرب کے اجڈ گنوار جو آداب محفل سے بھی نابلد تھے دنیا کو علوم سکھانے والے کس طرح بن گئے۔ کوئی کارخانے وغیرہ بھی آپ نے نہیں کھولے تھے۔ اور نہ کوئی صنعت کار تیار کئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہر قسم کے فنون میں ماہر ہو گئے۔ آخر وہ کونسی چیز تھی کونسی ایٹمی طاقت تھی جس نے یہ حیرت انگیز انقلاب برپا کیا۔ وہ صرف اور صرف قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کا کرشمہ تھا جس نے عرب کے جاہل کو عالم اور غیر مہذب و غیر متمدن کو اس طرح تہذیب و تمدن سے آراستہ کیا کہ ان کی طرز معاشرت پر غیر بھی رشک کرنے لگے

(۳)

آج مسلمانوں کے پاس حکومت ہو، مادی سامان ہوں۔ ہر قسم کی طاقت و قوت ہو اور سب دنیاوی اسباب موجود ہوں، تب بھی وہ ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ ایمان کی حرارت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت نہ کر جائے

ہاں وہی ایمان جو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے سینہ میں موجزن تھا۔ وہی ایمان جو صہیب رضی اللہ عنہ کے دل میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ وہی ایمان جو سلمان فارسی کے انگ انگ میں رچا ہوا تھا۔ اسی ایمان کی حرارت نے وہ وہ محیر العقول کارنامے کر دکھائے کہ دنیا ان واقعات کو پڑھ کر آج بھی انگشت بدنداں رہ جاتی ہے

پس آج مسلمانوں کو تیر و تفنگ کی ضرورت نہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کی ضرورت نہیں، راکٹوں کی بھی ضرورت نہیں۔ مادی سامانوں میں سے کسی بھی سامان کی ضرورت نہیں ہاں کسی بھی سامان کی ضرورت نہیں۔ آج مسلمانوں کو اس ایمان و قرآن کی ضرورت ہے جو ثریا ستارے پر چلا گیا تھا۔ ورنہ یہ مادی سامان تو ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔

آج ضرورت ہے کہ وہ ایمان زمین پر واپس آجائے اور زید بکر عمر خالد کے سینوں میں کچھ اس طرح رچ بس جائے کہ کسی سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان کی سی خوشبو آنے لگے تو کسی سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان کی جھلک ظاہر ہو۔ کسی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سی شجاعت پیدا ہو جائے تو کسی میں خالد بن ولید کی جرأت۔ کوئی حضرت بلال کی سی قربانی کرنے پر تیار ہو جائے تو کوئی عکرمہ جیسا دلیر بن جائے

چنانچہ دیکھ لیجئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسلمانوں کے تنزل کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ نہیں فرمایا کہ مسلمان سائنس میں ترقی حاصل کریں تو اپنا عروج حاصل کر لیں گے۔ یا مسلمان حکومت حاصل کر لیں تو ترقی کر لیں گے۔ بلکہ آپ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی یہ علامت بیان فرمائی کہ

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ (بخاری)

یعنی ایمان دنیا سے اٹھ کر اگر ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تو ابنائے فارس اسے زمین پر واپس لے آئیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ایمان دوبارہ دنیا میں واپس آجائے گا تو وہی ثمرات ظاہر کرے گا جو اسلام کی نشاۃ اولیٰ کے زمانے میں ظاہر کرتا آیا ہے۔

اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی کیا حال ہوگا تمہارا اے مسلمانو! جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام ہوگا تم ہی میں سے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت کی جو بھی تصویر کھینچی جائے اس کی ساری تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کے اس ایک لفظ "کیف" میں آجاتی ہے۔

برادران اسلام! جب آپ اس لفظ "کیف" کی تفسیر کرتے تھکتے نہیں، اور مسلمانوں

کی تباہی و بربادی کی گھر گھر نوحہ خوانی ہو گئی تو ابنِ مریمؑ کے نزول کی تفسیر کو جو تم ہی میں سے تمہارا امام اور حکم وعدل بن کر آئیگا کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس صدی کے اکانوے ۹۱ سال بھی گزر گئے لیکن اب تک نہ تمہارا مسیح ابن مریم آیا اور نہ خونی مہدی۔ مرض ہے کہ بڑھتا جا رہا ہے اور قریب ہے کہ دینِ اسلام پر موت وارد ہو جائے لیکن معالج کا ابھی تک پتہ نہیں

—— (۴) ——

کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ سچے وعدوں والا خدا اپنے مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایمان و قرآن کو ثریا ستارے سے زمین پر اتار نے کے سامان تو کر چکا ہو لیکن آپ ابھی تک خوابِ غفلت میں پڑے مرگِ اسلام کا رونا رو رہے ہوں۔ یا تجاہلِ عارفانہ سے کام لے رہے ہوں اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت نے ٹھیک وقت پر باغِ اسلام کی آبیاری اور اس کی سر نو تازگی کے سامان کر دیئے ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی غلام اور آپ کے عظیم روحانی فرزند شاگرد جنہیں کو تم میں سے تمہارا امام بنا کر بھیج مطابق کے ظہور کے زمانے میں کا سر صلیب بنا کر قادیان کی سرزمین سے جو ہند مشرق میں واقع ہے مبعوث فرمایا چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

دنیا میں دنا امیدی میں پڑے رنجیدہ خاطر مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ امید افزا پیغام سناتے ہیں کہ :۔

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے ..... یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا گرتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہا۔"

(ازالہ اوہام)

پس اب مسلمانوں کے لئے رونے دھونے کا وقت نہیں۔ وہ وقت گزر گیا جب اسلام کسمپرسی کی حالت میں پڑا تھا۔ اب تو وہ "فارسی الاصل" وہ "مسیح" آچکا جس کا انتظار کرتے کرتے بہت سے لوگ حسرت کی حالت میں اس جہان سے گزر گئے اب تو بموجب آیت کریمہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ اسی مسیح کے ذریعہ تمام ادیان پر اسلام کو مکمل غلبہ حاصل ہونے والا ہے جس کے آثار ابھی سے ظاہر ہو چکے ہیں کاش کوئی دیکھ سکے۔

وہ مہدی آچکا ہے جس نے تمام اختلافات اور نزاعات کا حکم و عدل کی حیثیت سے فیصلہ کر دیا ہے اور ایک ایسی فعال جماعت قائم کر دی ہے جس کی مطابق آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ براہ راست تربیت کر کے عمارتِ اسلام کو پھر سے ان بنیادوں پر استوار کر دیا ہے جن کی بنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی۔

پس اب اگر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں تو ان ہی راستوں اور طریقوں پر چل کر جن پر آنحضرت صلعم کے صحابہ چلے اور ہر میدان میں ترقی حاصل کی اور ان ہی راستوں کو آج آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجاگر کیا ہے اور اسی کی طرف آج سے چودہ سو سال قبل سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی تھی اور مسلمانوں کو خبردار کر دیا تھا کہ سنو!

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ۔ وفی روایۃ قالوا مَن ھِیَ یا رسول اللہ قال مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ یعنی میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے اور سوائے ایک کے سب جہنمی ہوں گے اور وہ ناجی فرقہ جماعت کا رنگ رکھتا ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں یوں آتا ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا جس طرح میں اور میرے صحابہ ہیں اسی طرح کا وہ فرقہ ہوگا کہ ان کا بھی ایک امام ہوگا اور وہ بھی ایک جماعت ہوگی اور انہی طریقوں پر وہ کاربند ہوں گے جن پر میں اور میرے صحابہ کاربند ہیں۔

اگر کسی کے دل میں امت کا سچا درد ہے۔ اگر کسی کے دل میں اسلام کی ترقی کی سچی تڑپ ہے تو وہ تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتارے اور جماعت احمدیہ کے تعمیری کارناموں پر حقیقت شناس نظر ڈالے۔ اس مٹھی بھر جماعت کی دعوت و تبلیغ کا جائزہ لے اور ان کی روز افزوں ترقی کا مشاہدہ کرے اور پھر ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ کون سیدھے راستے پر ہے اور کس کے ہاتھ میں امید افزا پیغام ہے اور اب کس فرقہ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہونے والا ہے

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھوں کو کھولے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تحت حضرت مسیح موعود کو آپؐ کا سلام پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے۔

دما ذالک علی اللہ بعزیز

مختلف مقامات پر یومِ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ گلبرگہ

مورخہ ۲۸ر اپریل کو بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم غلام محی الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز ارشاد احمد کی نظم کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم غلام محی الدین صاحب نے ایک مضمون بعنوان "آنحضرت صلعم کا سلوک غیر اقوام سے" پڑھ کر سنایا۔ مکرم غلام رسول صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب بی اے نے "نبی عربی" کے عنوان پر اور خاکسار نے "بانی اسلام بانیٔ جماعت احمدیہ کی نظر میں" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں غیر احمدی احباب بھی تھے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد یوسف نیردی درویش گلبرگہ

جماعتِ احمدیہ کیرنگ۔ اڑیسہ

مرکزی ہدایت کے ماتحت بعد نماز مغرب و عشا خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی سے شروع ہوئی جس میں مکرم مولوی عبدالمطلب خاں صاحب صدر جماعت کیرنگ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ عزیزم شرافت احمد خاں مکرم مولوی محمد مسلم صاحب۔ مکرم مولوی کرم علی صاحب۔ مکرم منشی لیسین خاں صاحب۔ مکرم مولوی عبدالمنان خاں صاحب و مکرم منشی انیس الرحمٰن صاحب نے سیرت نبوی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ رات پونے گیارہ بجے تک جلسہ جاری رہا

خاکسار سید فضل عمر مبلغ کیرنگ

جماعت احمدیہ کرڈاپلی۔ اڑیسہ

مورخہ ۲۷ر شہادت کو یوم سیرت النبی صلعم منایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ یار محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم شیخ محمود صاحب، مکرم محمد نصیر صاحب مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے درثمین اور کلام محمود سے نعتیہ نظمیں پڑھیں۔ مکرم یار محمد صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی پیدائش سے لے کر دعوئے نبوت تک کے مختصر حالات بیان کئے۔ مکرم محمد صدیق صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آنحضرت صلعم ہمارے لئے ہر میدان میں کامل نمونہ ہیں۔ آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں احباب کو آنحضرت صلعم کے اسوہ پر چلنے کی تاکید کی

خاکسار محسن خاں مبلغ کرڈاپلی

پونچھ میں عید میلاد النبیؐ

اوقاف کمیٹی پونچھ کے شبینہ اجلاس میں مورخہ ۲۶ کو زیر صدارت مکرم خواجہ غلام قادر صاحب باندے سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر خاکسار کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تک آنحضرت صلعم کے زمانہ طفولیت قبل از نبوت اور بعد از نبوت کے واقعات بیان کئے۔ عوام نے تقریر کو پسند کیا۔ اسی طرح ۲۷ کو ایک عظیم جلسہ میں زیر صدارت جناب شریف الدین صاحب ملک آنحضرت صلعم کی لائی ہوئی تعلیم پر خاکسار نے تقریر کی جس میں سورۃ تکویر کی آیات کے رو سے مذہب اور سائنس کی مطابقت بیان کی۔ اور بتایا کہ آج سائنس کی ترقی کے ساتھ جو ایجادات ہو رہی ہیں یہ سب قرآن پاک اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہی ہیں۔ آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم بیان کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ آپ کی تعلیم پر عمل کر کے ہی دنیا اطمینان قلب حاصل کر سکتی ہے۔ اس جلسہ میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پونچھ متعدد وکلاء اور پروفیسر صاحبان اور غیر مسلم دوست بھی موجود تھے۔

خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ پونچھ

مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام کشمیر

مورخہ ۲۷ر شہادت (اپریل) کو یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب فرخ منعقد ہوا۔ مکرم محمد مقبول صاحب راٹھر کی تلاوت اور عزیز ناصر احمد کی نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم عبدالجبار صاحب نے نبی کریم صلعم کی تعلیم اور امن عامہ کے موضوع پر، خاکسار محمد یوسف قائد نے آنحضرت صلعم کے اخلاق حسنہ کے عنوان پر، مکرم رفیق احمد صاحب بٹ نے سیرت آنحضرت صلعم کی خصوصیات پر، مکرم غلام نبی صاحب راٹھر نے آغاز اسلام کے عنوان پر، الحاج خواجہ محمد ولی محمد صاحب راٹھر ... نے ... کے موضوع پر اور بشیر احمد صاحب آغا نے حضرت نبی کریم صلعم کی فضیلت پر تقریریں کیں۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا

خاکسار شیخ محمد یوسف قائد خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام

موگرال پٹی میں دو روزہ کامیاب صوبائی کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

احباب جماعت موگرال کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ظلم وستم کے وہ تمام نظارے ایک کے بعد ایک گزر رہے تھے جو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے اُن پر کئے گئے تھے۔ جس علاقہ سے احمدیت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی منظم کوشش کی گئی تھی اُسی موگرال کے سینہ میں احمدیت کا شاندار جھنڈا پُر وقار انداز میں لہرا رہا تھا۔ اور موگرال کا ماحول احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔

پرچم کشائی کے بعد محترم صدیق امیر علی صاحب نے دلگیر آواز کے ساتھ اپنی استقبالیہ تقریر شروع کی۔ آپ نے سب سے پہلے موگرال میں کانفرنس کے انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد مختصر مگر دلنشین انداز میں سلسلہ احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے جماعت کی ابتدائی حالت اس کی شدید مخالفت اور آخر میں وعدۂ الٰہی کے مطابق اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس کے عالمگیر غلبہ کے بارے میں پیشگوئیاں اور ان کے ظہور کے بارے میں اجمالی رنگ میں روشنی ڈالی۔

افتتاحی تقریر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی ایچ ڈی نے اپنی افتتاحی تقریر میں جو انگریزی میں تھی فرمایا کہ اس کیرلہ احمدیہ کانفرنس میں شمولیت اور تقریر کرنے کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں۔ اتنی زیادہ تعداد میں ہندوستان کے اس جنوبی حصہ میں اپنے رُوحانی بھائیوں کو دیکھ کر جذباتِ مسرت سے میرا دِل جھوم اُٹھا ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج دنیا ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہے۔ اور سب نے خدا تعالیٰ سے جو تمام صفاتِ حسنہ کا منبع اور مرتبہ ہے دُوری اختیار کر لی ہے۔ جب بھی دنیا میں ایسی افسوسناک اور خطرناک حالت پیدا ہوتی ہے خدا کی طرف سے اُس کے ماموروں کی بعثت عمل میں آتی ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی آمد کی غرض وغایت اور دیگر امور پر ایمان افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔ اس انگریزی تقریر کا ترجمہ اور خلاصہ مکرم ایم۔ عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے سُنایا۔

پیغامات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ کا ایک رُوح پرور اور طویل پیغام مکرم کے۔ وی۔ عیسیٰ کویا صاحب بی۔ اے نے سُنایا جو یقیناً ہر احمدی کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانے والا تھا۔

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ کیرلہ سٹیٹ جن سنگھ کے سیکرٹری مسٹر او۔ راج گوپال نے جو اس علاقہ کے مشہور لیڈر بھی بتائے جاتے ہیں، اس کانفرنس میں اپنا ایک خصوصی پیغام روانہ کیا تھا جو مکرم ٹی۔ کیو مسلم صاحب نائب کنوینر انتظامیہ کمیٹی نے پڑھ کر سُنایا۔

تقاریر اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "موجودہ زمانہ کے مسائل اور اُن کا حل اسلام میں" کے عنوان پر ایک دلچسپ اور معلوماتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے مذہبی۔ اخلاقی۔ رُوحانی سیاسی اقتصادی۔ تہذیبی وتمدنی مسائل کا تجزیہ کرنے کے بعد اسلام کی طرف سے اُن کے جو حل پیش کئے گئے ہیں نہایت خوبصورت انداز میں بیان کئے اس اُردو تقریر کا ساتھ کے ساتھ محترم صدیق امیر علی صاحب ترجمہ سناتے رہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار محمد عمر کی بعنوان "وفاتِ مسیح علیہ السلام" ہوئی جس میں قرآن واحادیث کے علاوہ نئے نئے انکشافات کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ناقابلِ تردید انداز میں بیان کی۔

محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں دیگر امور کے علاوہ خلافتِ اسلامیہ کے عنوان پر ایک سیر حاصل تقریر فرمائی۔ جس کے بعد پہلے دن کا یہ اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا اجلاس

مورخہ ۱۶ اپریل بروز اتوار ۵ بجے شام زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی دوسرے دن کے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید۔ مکرم بشیر الدین صاحب (پینگاڈی) کی اُردو نظم اور مکرم پی۔ پی عبدالرحیم صاحب (کوڑیتھور) کی مالایالم نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ:-

آپ نے کل کے جلسہ کی تقاریر سماعت فرمائی ہیں اور آپ نے دیکھا ہے کہ ہماری تمام باتیں قرآن کریم اور احادیث پر ہی مبنی ہیں۔ باوجود اس کے ہمارے متعلق غلط خبریں آپ سُنتے رہے ہوں گے۔ لیکن "لیس الخبر کالمعاینۃ" کے مطابق آپ بچشم خود تمام باتیں دیکھ رہے ہیں۔ فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے خلاف کئے جانے والے غلط الزامات اور اعتراضات کا دلنشین پیرایہ میں جواب دیا اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

تقاریر صدارتی تقریر کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ مکرم این عبدالرحیم صاحب، خاکسار محمد عمر اور مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے علی الترتیب قومی یکجہتی۔ وحی والہام۔ النبوۃ فی القرآن۔ اور آخری زمانہ کی علامات اور اُن کے پُورا ہونے کے بارے میں تقاریر کیں۔

آخر میں صاحب صدر نے ان تمام تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ آؤ تمام غلط فہمیوں اور مخالفت کو خیرباد کہتے ہوئے اسلام کی خدمت کے لئے ہم سب مل کر میدانِ عمل میں اُتر آئیں اور ایکدوسرے کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ آخر میں اجتماعی دُعا ہوئی اور دُعا کے بعد کانفرنس کا دو روزہ پبلک جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اختتام سے قبل مکرم ٹی۔ کیو مسلم صاحب نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

تربیتی میٹنگ اور نکاحوں کا اعلان

مورخہ ۱۶ اپریل صبح ۸½ بجے محترم صدیق امیر علی صاحب کے مکان سے ملحقہ پنڈال میں مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی میٹنگ ہوئی جس میں محترم مولانا امینی صاحب نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔

تربیتی تقریر کے بعد محترم مولانا صاحب نے ۸ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور مناسب حال خطبۂ نکاح پڑھا۔ اس طرح یہ تقریب ۲ گھنٹوں کے بعد ۱۰½ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

خدمتِ خلق کا ایمان افروز نظارہ

مذکورہ تربیتی اجلاس جاری تھا کہ پنڈال کے باہر سے "آگ آگ" کا شور بلند ہوا۔ اُسی وقت جلسہ گاہ سے پچاس کے قریب والنٹیرز اُٹھ کر اس طرف لپکے۔ معلوم ہوا کہ قریب ہی ایک غیر احمدی کے گھر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ ہمارے نوجوان خدام جلد ہی آگ بجھانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ گھر ایک غریب شخص کا تھا۔ آگ لگنے سے گھر کی چھت اور کچھ اثاثہ جل گیا جس کی وجہ سے اُسے کافی نقصان ہوا۔

اس موقعہ پر محترم مولانا امینی صاحب نے تحریک کی کہ اس غریب غیر احمدی شخص کی مالی امداد کی جائے۔ اس تحریک کا سُننا تھا کہ احباب ایک ایک دو دو کر کے سٹیج کی طرف لپکے اور حسب استطاعت امداد دی۔ رقم میز کے اُوپر رکھتے رہے۔ دس منٹ کے اندر اندر ۳۷۵/- روپے جمع ہوئے اور اسی وقت مالکِ مکان کو بُلا کر رقم اس کے سپرد کی گئی۔ دوسرے دن کے مالایالم اخباروں نے اس خبر کو نمایاں رنگ میں شائع کیا۔

تلاوت۔ نظم خوانی اور تقریر کے مقابلے

تربیتی اجلاس کے بعد مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے علیحدہ علیحدہ تلاوت۔ نظم خوانی۔ اور تقریر کے مقابلے خاکسار محمد عمر کی زیر صدارت ہوئے۔ ہر شعبہ کے لئے الگ الگ جج بھی متعین کئے گئے تھے۔ مالابار کی مختلف جماعتوں سے خدام اور اطفال نے اس مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ امتیاز حاصل کرنے والے خدام واطفال کو کانفرنس کے پبلک جلسہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب کو سلسلہ کے سچے اور مخلص خادم بنائے آمین۔

ریڈیو اور اخبارات کانفرنس کے بارے میں مالابار کے تمام لیڈنگ اخباروں میں جو مالایالم۔ انگریزی اور کنٹری میں شائع ہوتے ہیں، اعلانات شائع ہوتے رہے۔ کانفرنس کے بعد اس کی خبریں نمایاں رنگ میں تصویروں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ نیز ریڈیو میں بھی اس کانفرنس کے متعلق اعلان نشر ہوا تھا۔ مالابار کے طول وعرض میں بڑے بڑے پوسٹروں اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے والے پمفلٹوں کے ذریعہ جلسہ کی خوب تشہیر ہوئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے ذریعہ موگرال اور مضافات میں احمدیت کی ترقی اور اس کی فتح کے لئے ایک نیا باب کھول دے۔ آمین ثم آمین۔

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ہے اور کوئی دُوسرا چندہ اس کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔

(۱)— زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رُکن ہے۔

(۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

(۳) کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصور نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔

(۵) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ جملہ سیکرٹریانِ مال کو خاص طور پر کوشش کر کے اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب کے ساتھ حساب کر کے اور زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا حامی وناصر ہو اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق دے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سرینگر میں بین الاقوامی سیاحتی کانفرنس

بقیہ صفحہ ۸

یہ کانفرنس چھ دن قائم رہی۔ خدام الاحمدیہ سرینگر نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بات طے کی کہ بک سٹال کا قیام کیا جائے۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا کرنا محال تھا۔ چنانچہ اس کے بعد یہی طے پایا کہ خدام منتشر ہوکر اجلاس کے اختتام پر لٹریچر تقسیم کریں۔

اس کانفرنس میں کم و بیش چارصد ٹریول ایجنٹس شریک ہوئے جن میں ایک خاصی تعداد بیرونی ممالک سے آنے والوں کی تھی۔

کانفرنس کا افتتاح ۲۳ اپریل کو ہونا تھا۔ تاریخ مقررہ پر ٹھیک ۴/۱ ۳ بجے مکرم ڈاکٹر عبدالرشید ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ مکرم اعجاز احمد صاحب طالب علم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اور خاکسار لٹریچر لے کر ٹورسٹ سنٹر جہاں کانفرنس ہونی تھی پہنچے۔ افسوس کہ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب اور مکرم رفیق احمد صاحب نائیک انتہائی خواہش رکھنے کے باوجود ڈیوٹی کا ٹائم ہونے کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس ثواب میں برابر شریک کرے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

ہم تینوں نے سینکڑوں کی تعداد میں مندرجہ ذیل لٹریچر تقسیم کیا اور سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

(۱) اسلام و ندبت کا تقاضا۔ (۲) حضرت محمدؐ مخلوق کے مہربان۔ (۳) گناہ سے کیسے چھٹکارا مل سکتا ہے؟ (۴) ایک حرف انتباہ (۵) مسیح کشمیر میں۔ (۶) مسیح کی قبر۔ (۷) مسیح ہندوستان میں۔ (۸) مسیح کہاں مرے۔

یہ سب لٹریچر انگریزی میں تھا۔ بعض احباب نے لٹریچر بخوشی قبول کیا۔ اور بعض نے لینے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

اخبارات میں ذکر

روزنامہ "سرینگر ٹائمز" نے اس خبر کو بایں الفاظ شائع کیا:۔

" احمدیہ لٹریچر کی تقسیم

بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر کشمیر کی تبلیغی جماعت، جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے کانفرنس کے اختتام پر (پہلے سیشن کے اختتام پر ناقل) اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔ جس کو بعض مندوبین نے خوشی سے قبول کیا۔ اور بعض نے قبول نہ کیا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ سرینگر کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقعہ دے اور اُن کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے اور سعید روحیں اُن کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرکے مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ نازل شدہ برکات سے مستفید ہوں آمین ؛

مرمت مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس ہیں اور تاریخی "اَلْبَیْت" کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی براہ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہوسکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ ماہ احسان ۱۳۵۱ ہش (ماہ جون ۱۹۷۲ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہورہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کرکے ممنون فرمائیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ چٹھی بھی اطلاع دی جارہی ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۱۹	مکرم مبارک احمد صاحب	۱۵۶۲	مکرم محمد بشیر صاحب۔
۱۰۲۴	" سید وزارت حسین صاحب	۱۶۰۹	" ایم۔ ایچ رحمان صاحب۔
۱۰۲۵	" قریشی محمد یوسف صاحب مبر	۱۶۵۳	" بی۔ ایم بشیر صاحب
۱۰۴۳	" ایس۔ ایم احمد صاحب ایڈووکیٹ	۱۶۸۵	" کے۔ احمد صاحب۔
۱۰۴۶	" مولوی احمد اللہ صاحب	۱۶۸۷	" حکیم سلیم الدین صاحب انصاری
۱۰۶۷	" شیخ غلام ہادی اینڈ برادرز	۱۶۸۸	" مسعود علی خان صاحب۔
۱۰۹۰	" مسٹر وی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی	۱۷۰۰	" مہرالدین علمی لائبریری۔
۱۰۹۴	" ایس۔ کے احمد صاحب۔	۱۷۰۳	" منشی محمود علی خان صاحب۔
۱۱۰۵	" ڈاکٹر ایس۔ جی احمد صاحب	۱۷۰۶	مکرمہ ایس۔ اے۔ سلام زکیہ صاحبہ
۱۱۴۵	" ایس۔ اے صالح صاحب۔	۱۷۰۷	مکرم میر حبیب اللہ صاحب۔
۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۷۱۲	" عبدالخالق صاحب۔
۱۱۶۸	" ٹی۔ کے۔ احمد صاحب۔	۱۷۱۸	" محمد رفیق ولد سراج الدین صاحب
۱۲۴۱	" میاں محمد عمر صاحب سہگل۔	۱۷۲۲	" عبدالحمید صاحب عاجز
۱۲۵۵	" سی۔ پی۔ علی کُٹی صاحب۔	۱۷۲۸	" سید عمر صاحب۔
۱۲۷۹	" سید محمد یونس صاحب ٹیچر	۱۷۶۵	" ظہور احمد صاحب منڈاشی۔
۱۳۷۹	" محمد وشیق الدین صاحب	۱۷۷۹	" ایڈیٹر صاحب بھیم پترکا۔
۱۴۴۲	" شفیع الدین صاحب	۱۷۸۰	" یوسف حسین احمد صاحب۔
۱۴۴۶	" ایم۔ محمد ایوب صاحب	۱۷۸۴	" میجر ڈاکٹر ایم۔ ایس اے قریشی صاحب
۱۴۷۵	" عبدالغنی صاحب۔	۱۷۹۷	" ایس۔ ایم۔ شہاب احمد صاحب
۱۵۰۷	" شیخ آدم صاحب	۱۸۸۱	" عبدالعزیز صاحب استاد
۱۵۲۳	" علم الدین صاحب۔	۱۸۸۳	" فضل اکرام صاحب۔
۱۹۸۱	" خان حمید اللہ خان صاحب افغانی۔	۱۹۸۴	" ماسٹر وزیر محمد صاحب
۱۹۸۵	لائبریری گورنمنٹ ڈگری کالج	۲۰۲۵	مکرمہ سیدہ امۃ الودود محسنہ خاتون صاحبہ

درخواستِ دعا:۔ برادرم مکرم عنایت الرحمٰن صاحب دوبئی بازو کی تکلیف سے بیمار ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: قریشی سعید احمد قادیان

کامیاب اصلاحی جلسہ

بقیہ صفحہ نمبر ۲

اس طرح عبرت اور موعظت کے اس مقام میں اسلام کی روحانی [illegible] اور دینی باتیں سُنانے کے بعد تقریباً ۶ بجے فراغت ہوئی۔ اسی وقت گورداسپور سے روانہ ہوکر ساڑھے سات بجے نمازِ مغرب کے وقت بخیر و عافیت دارُ الامان واپس پہنچ گئے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو سعید رُوحوں کی ہدایت کا باعث بنائے آمین ؛

پیٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دُکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمائیے

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23—1652 23—5222